REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. K.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۴ — شمارہ ۲۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے — ششماہی ۱۸ روپے — ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے — فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516

۱۵ شوال ۱۴۰۵ ھ — ۴ وفا ۱۳۶۴ ہش — ۴ جولائی ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ فون ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات غلبۂ دینِ متین کے عظیم الشان رُوحانی پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہیں"۔ الحمد للہ۔ احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمیشہ اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، نیز بیگمان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ البتہ کافی عرصہ سے بارش نہ ہونے کے باعث قادیان اور اس کے مضافات میں بدستور شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد اپنی رحمت کی بارش نازل فرمائے۔ آمین۔

ایڈمنٹن (کینیڈا) میں جلسۂ یومِ پیشوایانِ مذاہب کا کامیاب انعقاد

● بانیانِ مذاہب کی سیرت و تعلیمات پر فاضلانہ تقاریر ● ٹیلی ویژن اور اخبارات میں چرچا ● اسلام پر اعتراضات کے مؤثر جوابات ● یونیورسٹی آف البرٹا کی تاریخ میں مذہب کے نام پر سب سے بڑی میٹنگ

رپورٹ مرسلہ مکرم چوہدری محمد اکرم ستار صاحب صدر جماعت احمدیہ ایڈمنٹن (کینیڈا)

جماعتِ احمدیہ وقتاً فوقتاً مختلف ممالک اور شہروں میں یومِ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد کرتی رہتی ہے تاکہ مختلف مذاہب کی تعلیم کے بارہ میں لوگوں کو علم ہو سکے۔ اور وہ مختلف مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ کر سکیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام ۱۹۸۱ء سے اب تک بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہر سال یہ سمپوزیم منعقد کیا جا رہا ہے۔ مانٹریال، کیلگری اور ٹورانٹو میں بھی یہ سمپوزیم منعقد کیا جا چکا ہے۔ خیال ہے ۲۸ نومبر ۱۹۸۴ء کو ۷ بجے شب البرٹا صوبہ کے ایڈمنٹن شہر میں یوم پیشوایانِ مذاہب منعقد کیا گیا جو الحمد للہ نہایت کامیاب رہا۔ اس سمپوزیم کے انعقاد کے لئے یونیورسٹی آف البرٹا کا آڈیٹوریم حاصل کیا گیا تھا۔ کیلگری کے ایم۔ ایل۔ اے David Carter نے سمپوزیم کی صدارت کی۔ اس سمپوزیم کا سارا انتظام اور خرچ جماعت احمدیہ نے کیا۔ اور یونیورسٹی آف البرٹا کے شعبہ ریلیجس اسٹڈیز کا تعاون حاصل رہا۔

ایڈمنٹن کے دوستوں نے دن رات ایک کر کے شہر کی مختلف جگہوں پر اشتہارات لگائے۔ مختلف تنظیموں سے رابطہ کیا۔ اخبارات میں بھی اشتہارات دیئے گئے۔ نیز ریڈیو پر بھی اعلان کیا گیا۔ سمپوزیم سے چند روز قبل ایک ریسٹورانٹ میں تمام مقررین، ٹیلی ویژن کے نمائندہ اور اخباری نمائندوں کو کھانے کی دعوت دی گئی جس میں محترم منیر الدین صاحب شمس انچارج مبلغ کینیڈا بھی شامل ہوئے۔ آپ نے جماعت کا تعارف کروایا اور یوم پیشوایانِ مذاہب منانے کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

۲۸ نومبر ۸۴ء کی رات کو آڈیٹوریم کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا جس میں کلمہ طیبہ نمایاں طور پر آویزاں تھا۔ ہال میں ۲۰۰ کرسیاں تھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے مقررہ وقت سے چند منٹ قبل نہ جانے کہاں کہاں سے لوگ آنا شروع ہو گئے کہ سب کرسیاں پُر ہو گئیں اور باہر سے مزید کرسیاں لانی پڑیں۔ بعض نے گیلری میں کھڑے ہو کر کارروائی سنی۔ بعض کو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس بھی جانا پڑا کہ بعد میں CASSETTES لے کر کارروائی سن لیں گے۔ بعض احباب نے فون پر پہلے سے کہہ دیا تھا کہ بعض مجبوریوں کی بنا پر وہ نہیں آ سکیں گے لیکن CASSETTES حاصل کرنا چاہیں گے۔ اندازہ ہے کہ حاضری ۳۵۰ تھی۔ جن میں تقریباً ۸۰ فیصد لوکل کینیڈین تھے جن میں نوجوان یونیورسٹی کے طلباء و طالبات کی بھاری اکثریت تھی۔ ایک دوست تقریباً ۱۵۰ میل کا سفر کر کے آئے تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اتنے خراب موسم میں جبکہ شدید برفباری بھی ہے آپ کیسے آئے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کا اعلان اخبار میں پڑھا تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے ضرور اس بابرکت کوشش میں شریک ہونا چاہیئے۔ چنانچہ میں آ گیا ہوں۔

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی ہاؤس صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

اور بہت خوش ہوں کہ مَیں نے شمولیت کی ہے۔ ہال کے باہر کتب کی نمائش بھی کی گئی تھی۔ جس میں بہت زیادہ دلچسپی لی گئی۔ بہت سے احباب نے لٹریچر حاصل کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں دعوۃ الی اللہ کا ایک بہت اچھا موقع ملا۔ سب حاضرین کے لئے Coffee اور لوازمات کا بھی انتظام تھا۔

اسلام۔ یہودیت۔ عیسائیت۔ ہندوازم اور سکھ مت کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کے بانی کی تعلیمات وحالات زندگی بیان کئے۔ عیسائیت کی نمائندگی کرتے ہوئے پادری Rev. JOSEPH CAHILL جو یونیورسٹی آف البیرٹا کے شعبہ ریلیجیس سٹڈیز کے چیئرمین بھی ہیں اور یونیورسٹی میں اس شعبہ کے بانی بھی ہیں، تقریر میں کہا کہ دراصل یسوع مسیح نے کوئی مذہب شروع کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ اس کے ماننے والوں نے بعد میں مذہب شروع کر دیا ہے۔ REV. CAHILL نے یہ بھی کہا کہ یونیورسٹی آف البرٹا کی تاریخ میں مذہب کے نام پر آج تک اتنی بڑی GATHERING نہیں ہوئی جتنی آج ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی آپس میں پیار محبت سے رہنے کی فضا قائم کرنے کے لئے کوششوں کو سراہا اور مبارکباد پیش کی۔

اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے امیر و مبلغ انچارج محترم منیر الدین صاحب شمس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور حیات طیبہ نہایت عمدہ اور دلنشین انداز میں بیان کئے۔ آپ صلعم پر آنے والے مختلف مصائب و تکالیف کے ذکر کے بعد ترقی اور فتح کے موقع پر عفو عام کا ذکر کیا۔ نیز مختلف معاملات میں آنحضور کی تعلیم کی خوبیاں بھی بیان فرمائیں۔ آپ کی تقریر بہت پسند کی گئی۔ بہت سے طلباء اور سامعین آپ کی تقریر کے دوران نوٹس لے رہے تھے۔

سمپوزیم کے چیئرمین DAVID CARTER نے اپنی اختتامی تقریر میں جماعت کی اس کوشش کو کہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے اور ایک دوسرے کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے پیار و محبت کی فضا قائم کی جائے، بہت سراہا اور جماعت کا بہت شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ البرٹا ایسے بجا طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم مختلف خیالات و عقائد والوں کو برداشت کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے رہ سکتے ہیں۔

ایڈمنٹن میں جماعت اسلامی اور بعض دیگر لوگوں کو ہماری طرف سے بہت ہماری مخالفت رہتی ہے۔ انہوں نے ہال کے اندر پمفلٹس بھی تقسیم کئے۔ ایک تو اسلام کے متعلق عمومی قسم کا تھا۔ آخر میں جب میٹنگ ختم ہو گئی تو چوری چھپے انہوں نے بعض لوگوں کو ایک پمفلٹ دیا جس میں گورنمنٹ آف پاکستان کا ہمارے خلاف بیان نیز DECLARATION OF THE WORLD MUSLIM LEAGUE بھی درج تھا۔

تقاریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا تھا۔ سوائے دو سوالات کے باقی سب اسلام کے بارہ میں کئے گئے۔ جن کے نہایت عمدہ اور برجستہ جوابات محترم شمس صاحب نے دئیے۔ ایک پادری صاحب نے جہاد کے بارہ میں سوال کیا۔ جس پر محترم شمس صاحب نے جہاد کے دونوں نظریئے بیان کئے۔ اور قرآن کریم کا نظریہ جو جماعت کا ہے وہ بھی بیان کیا۔ دراصل جب امام مہدیؑ آئیں گے تو جہاد اس رنگ میں کریں گے کہ اسلام کے دفاع میں پوری طرح کوشش کریں گے اور دلائل سے بات ہوگی۔ اس بارہ میں آپ نے قرآن کریم کی تعلیم لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ بھی پیش کی۔ نیز بتایا کہ امام مہدیؑ تشریف لا چکے ہیں۔ جو ہماری جماعت کے بانی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم امن عالم کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اس جواب پر سب حاضرین نے خوشی کے اظہار کے طور پر بہت دیر تک تالیاں بجائیں۔

ایک سوال عورت کے مقام کے بارہ میں تھا کہ اسلام تو مرد و عورت کو برابر کے حقوق ہی نہیں دیتا۔ مثلاً اسلام میں ایک مرد کے مقابل پر دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔ اس کے جواب میں محترم شمس صاحب نے بہت احسن رنگ میں بیان کیا کہ اسلام مرد و عورت کو مساوی حقوق دیتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے میں، اس کا مقرب بننے میں، وغیرہ وغیرہ لیکن بعض ایسی ذمہ داریاں ہیں جو صرف مرد کے لئے ہیں۔ اور بعض صرف عورتوں کیلئے۔ مثلاً عورت بچہ جنتی ہے۔ کیا کوئی مرد بھی ایسا ہے جو بچہ جنتا ہو؟ اس لئے ہر لحاظ سے مساوات کا کوئی بھی عقلمند نہیں مطالبہ کر سکتا۔ باقی رہا گواہی کے متعلق سوال تو اس بارہ میں آپ نے فرمایا کہ یہ غلط فہمی ہے۔ اس بارہ میں بھی بالعموم ایک مرد کے مقابل پر ایک ہی عورت کی گواہی کورٹ وغیرہ میں ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ایک خاص موقع کے متعلق کہا گیا ہے کہ ایک مرد نہ ملے تو دو عورتیں گواہی دیں۔ اور وہ اس وقت ہے جب لین دین کا معاملہ ہوتا ہے۔ کہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اس کو صحیح یاد کروا دے تاکہ کسی کا حق نہ مارا جائے۔ (دیکھیں سورۃ البقرہ آیت ۲۸۳)

بعض غیر احمدی جو مخصوص طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں ایسے مواقع پر اپنا کم ظرفی اور بغض و حسد کو کہاں چھوڑنے والے ہیں۔ ایک صاحب نے اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بولیں۔ نیز اسلام کے لئے فلاں فلاں مسجد کو خون کیا کریں۔ اس پر چیئرمین کھڑے ہو گئے اور انہوں نے سوال کرنے والے کو خاموش کرا دیا۔ اور کہا کہ آپ نے کافی کچھ کہہ لیا ہے۔ اور یہ کوئی سوال نہیں جو آپ نے کیا ہے۔ پھر چیئرمین نے محترم شمس صاحب سے کہا کہ کیا آپ اس کے متعلق کچھ کہنا چاہیں گے؟! ورنہ جواب کی ضرورت بھی نہیں۔ اس پر محترم شمس صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور سب حاضرین پر واضح کیا کہ قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ دین کے بارہ میں کوئی جبر نہیں۔ اور نہ ہی کوئی کسی پر مسلط کیا گیا ہے۔ کسی کو کوئی حق نہیں کہ دوسرے کے مذہب اور عقیدہ کے بارہ میں فتویٰ دے۔ اور حکم بنے۔ مَیں خود جانتا ہوں کہ میرے عقائد کیا ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم مسلمان ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آپ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ اگر آپ کو کوئی کہے کہ آپ عیسائی نہیں یا رومن کیتھولک نہیں تو کتنا غلط ہوگا!! آپ خود ہی صحیح بتا سکتے ہیں کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ نیز اگر انہیں ہم سے کوئی اختلافات ہیں جن کی یہ وضاحت چاہتے ہیں تو ایسے اختلافات کا یہاں ذکر کر کے آپ سب کا کیوں وقت ضائع کیا جا رہا ہے؟ ایسے اختلافات تو اس ہال کے اندر نہیں بلکہ اس ہال کے باہر حل ہونے چاہئیں۔ اس پر بھی سب حاضرین نے (بشمول عام مسلمانوں کے) خوشی کے اظہار اور تائید میں بہت دیر تک تالیاں بجائیں۔

اس سمپوزیم کی ساری کارروائی ٹیلی ویژن والوں نے ریکارڈ کی۔ بعد میں مختلف تقاریر کے علاوہ محترم شمس صاحب کی تقریر بھی ٹیلی ویژن پر دکھائی جا چکی ہے۔ بلکہ آپ نے جو سوالات کے جواب دیئے تھے وہ بھی دکھائے گئے۔ ایڈمنٹن کے مشہور اور کثیر الاشاعت روزنامہ "ایڈمنٹن جرنل" کا نمائندہ بھی ہال میں موجود تھا۔ انہوں نے ہمارے ایک احمدی دوست کو کہا کہ اگر ان مسلمانوں کو آپ سے اتنی تکلیف ہے تو کیوں اپنا الگ سٹیج لگا کر میٹنگز منعقد نہیں کرتے؟ اس اخبار میں سمپوزیم کی کارروائی قدرے تفصیل کے ساتھ شائع ہوئی۔

میٹنگ کا اختتام دعا سے ہوا جو محترم منیر الدین صاحب شمس نے کرائی جس میں مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ۔ ہندو۔ یہودی سب حاضرین شامل تھے۔ میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا تھا جو مکرم عبد الباری احمدی صاحب نے کی تھی۔ جس کے بعد مکرم مرزا محی الدین صاحب سابق صدر جماعت کیلگری نے چیئرمین کا تعارف کرایا تھا۔

میٹنگ کے بعد ایک صاحب نے جو جماعت اسلامی کے سرگرم رکن ہیں ہمارے ایک احمدی دوست کو کہا کہ افسوس ہے کہ ہماری طرف سے ایک سوال بہت ہی فضول قسم کا کیا گیا تھا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

ماہِ رمضان المبارک کے آخری روز اجتماعی دُعا

دُعا کر رہا جب کہ صاحب قراں تھا
زباں پہ تھی حمدِ خداوندِ عالم
تھی پیشِ خدا سے یگانہ گریہ زاری
تھا آہوں سے لرزیدہ میں عرشِ معلی
زمیں کی سطح تھرتھرائی تھی پیہم
ہر قلب تپاں سے دھواں اٹھ رہا تھا
پگھلی جا رہے تھے دل غمزدوں کی تپش سے
دعاؤں میں وہ انہماک، اللہ! اللہ!!
وہ کوشش بہ شدت کی اڑی دھجیاں تھیں
کبھی آہ و زاری کا صحت سا شور برپا
مچلتے تھے دل سب کے سینوں کے اندر
بالآخر دعاؤں نے وہ رنگ سا لایا
کشش ایسی تھی ان دعاؤں کے اندر
صدا کان میں آئی روح الامینؑ کی
ہوئی سب کی مقبول ساری دعائیں
طفیل اس کے جو سرورِ انس و جاں ہے

عجب تھا نظارہ زمین آسماں تھا
سلام نبیؐ زمین و زماں تھا
خدا ہی ہے ہر غم وہ کرتا بیاں تھا
ہر اک پیکرِ نور نالہ کناں تھا
لرزتا رہا یہ سے آسماں تھا
ہوا زرد رنگ آفتابِ جہاں تھا
رہا اشک کا سیل ہر سو رواں تھا
مجسم بنا عجز پیر و جواں تھا
ہر اک مثل بچوں کے گریہ کناں تھا
کہیں کوئی بیتاب سسکیاں تھا
ہر اک چہرے سے ہو رہا یہ عیاں تھا
کہ حق تعالیٰ سب پہ توبہ کناں تھا
زمیں پر اتر آیا رب جہاں تھا
بیتی شوق سے مسرور پیر و جواں تھا
ہوا خوش خداوند عالمیاں تھا
رہا پیش حق جو کہ نالہ کناں تھا

بوقتِ دُعا تھا یہ عاجز بھی حاضر
اور اپنے گناہوں پہ گریہ کناں تھا

سید ادریس احمد عاجز کرمانی

خطبۂ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸؍تبلیغ ۱۳۶۴ ہش مطابق ۸؍فروری ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبۂ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

گزشتہ خطبہ میں میں نے پاکستان کی حکومت کی طرف سے شائع کردہ قرطاس ابیض سے ایک الزام احباب کو پڑھ کر سنایا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں کہ

"جدید تحقیق ... نے ثابت کر دیا ہے کہ احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جو برطانوی حکومت کے مفادات کے تحفظ کی خاطر لگایا گیا"۔

اس کے پہلے حصے کا جواب میں نے گزشتہ خطبے میں دیا کہ خود کاشتہ پودے کی کیا حقیقت ہے؟ اور جدید تحقیق کیا چیز ہیں؟ اور جہاں تک مفادات کا تعلق ہے یہ بھی ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ کے اپنے مفاد تو انگریزوں سے کوئی بھی وابستہ نہیں تھے نہ کبھی وابستہ رہے نہ آئندہ کبھی وابستہ ہوں گے۔

جہاں تک انگریزوں کے مفادات کا تعلق ہے وہ جماعت احمدیہ سے کیسے وابستہ ہیں؟ اور جماعت احمدیہ ان مفادات کی حفاظت کیسے کر رہی ہے؟ اور اگر جماعت احمدیہ سے انگریزوں کے مفاد وابستہ نہیں تو وہ کون لوگ ہیں جن سے انگریزوں کے مفادات وابستہ ہیں؟ یا یوں کہیے کہ استعماری طاقتوں کے مفاد وابستہ ہیں۔ اس حصے سے متعلق میں آج احباب کو مخاطب کروں گا۔

سب سے پہلی بات

تو یہ تحقیق طلب ہے کہ انگریز کے مفادات ہندوستان میں کیا تھے؟ ظاہر بات ہے کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کے استحکام سے بڑھ کر اور کوئی انگریزی حکومت کا مفاد نہیں تھا اور بجائے اس کے کہ خود اندازہ لگایا جائے کہ انگریزی حکومت کے مفادات کیا تھے کیوں نہ انگریزوں کے سرکردہ حکومت سے وابستہ لوگوں کی اپنی زبان میں میں آپ کے سامنے ان کے مفادات کا ذکر کروں گا۔

انگریزوں کے مفادات تو بہر حال انگریز ہی بہتر جانتے تھے۔ انگریزوں کے مفادات تو بہر حال وہی لوگ بہتر جانتے تھے جن کا انگریزی حکومت سے تعلق تھا اور وہ طاقت کے سرچشمے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آج کے احرار یا کل کے احرار کو کیا پتہ ہے کہ انگریز کے مفادات کیا تھے جب تک انگریز سے نہ پوچھا جائے۔ ان مفادات کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے۔ لارڈ لارنس جنہیں LORD LORANCE OF ARABIA بھی کہا جاتا ہے۔ اس نام سے وہ معروف ہیں۔ انگلستان میں خدمات میں ایک بہت ہی نمایاں شخصیت رکھتے ہیں۔ انگلستان کے ایجنٹ کے طور پر عرب میں انہوں نے بڑی نمایاں خدمات سرانجام دیں اور ہندوستان سے متعلق بھی وقتاً فوقتاً حکومت کو مشورے دیتے رہے۔ چنانچہ لارڈ لارنس کی زندگی سے متعلق ایک کتاب لارڈ لارنسز لائف LORD LORANCES LIFE VOL II PAGE 313 — دوسری جلد صفحہ ۳۱۳ پر ان کے خیالات کا ذکر کیا گیا ہے چنانچہ مصنف لکھتا ہے کہ

"لارڈ لارنس کے نزدیک کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کا اس امر سے زیادہ موجب نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان میں پھیلا دیں"۔

پنجاب میں جہاں قادیان واقع ہے۔ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دنیا میں جنگیں لڑنے کی خاطر خود مقرر فرمایا۔

... پر انعام بنایا۔ وہاں کے لیفٹیننٹ گورنر سر ڈونلڈ میکلوڈ (DONALD MCLEOD) نے اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:-

"میں اپنے اس یقین کا بھی اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ہندوستان میں اپنی سلطنت کا تحفظ چاہتے ہیں تو ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ ملک عیسائی ہو جائے"۔

یہ اس زمانے کے ہیں سر ڈونلڈ میکلوڈ۔ اسی طرح اس زمانے کے وزیر ہند سر چارلس وڈ (SIR CHARLS WOOD) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عنفوان شباب کے دن تھے ۱۸۶۲ء میں اس زمانہ میں وزیر ہند تھے سر چارلس وڈ انہوں نے یہ اعلان کیا جس کا ذکر ایک کتاب ... صفحہ ۲۴۳ پر درج ہے اور یہ ۱۹۰۵ء میں کتاب لندن سے شائع ہوئی۔ سر چارلس وڈ نے کہا کہ میرا

"میرا ایمان ہے کہ ہر وہ نیا عیسائی جو ہندوستان میں عیسائیت قبول کرتا ہے انگلستان کے ساتھ ایک نیا رابطۂ اتحاد بنتا ہے اور ایمپائر (EMPIRE) کے استحکام کے لئے ایک نیا ذریعہ ہے"۔

۱۸۶۲ء میں جو وزیر اعظم انگلستان تھے لارڈ پامسٹن (PAMISTON) تھے۔ انہوں نے اس بارے میں اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب اپنے مقصد میں متحد ہیں۔ یہ ہمارا فرض ہی نہیں بلکہ خود ہمارا مفاد بھی اس امر سے وابستہ ہے کہ ہم عیسائیت کی تبلیغ کو جہاں تک بھی ہو سکے فروغ دیں اور ہندوستان کے کونے کونے میں اس کو پھیلا دیں"۔

یہ تھے انگریزی حکومت کے مفادات ہندوستان میں جن کے متعلق

آج یہ کہا جا رہا ہے

کہ یہ مفادات جماعت احمدیہ کے سپرد کئے گئے کہ وہ ان انگریزی مفادات کی حفاظت کرے۔ یہ وہ دور ہے جبکہ بڑی تیزی کے ساتھ ہندوستان میں شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک عیسائی مشنریوں کا ایک جال پھیلا دیا گیا۔ یہ وہ دور ہے جبکہ مسلمانوں میں دفاعی قوت بالکل ختم ہو چکی تھی اور کوئی نہیں تھا مسلمانوں کی طرف سے "اسلام کی طرف سے" عیسائیت سے ٹکر لے اور ان پادریوں کے دجل کا پردہ چاک کر سکے۔ یہ وہ دور تھا جبکہ بڑے بڑے معزز سید خاندان کے معزز مسلمان افراد اور بڑے بڑے علماء اور بڑے بڑے سجادہ نشین اور پیر فقیر بھی حلقہ بگوش عیسائیت ہو رہے تھے اور اسلام کے خلاف نہایت گندی کتابیں لکھ رہے تھے یہ وہ دور تھا جبکہ پادری ٹنڈل نے، یہ وہ دور تھا جبکہ پادری عماد الدین سے یہ وہ دور تھا جبکہ سراج الدین عیسائی پادری نے یہ سارے وہ ہیں جو اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت کو قبول کر چکے تھے۔ اسلام کے خلاف انتہائی گندی کتب شائع کیں اور بانی اسلام کے خلاف ایسا زہر اگلا کہ اس کے نتیجہ میں بعض ہندو اخبارات کو بھی یہ لکھنے پر مجبور کر دیا کہ ایک غدر تو ۱۸۵۷ء میں ہوا اب اگر اس دور میں کوئی غدر آیا تو وہ ان پادریوں کے گندے حملوں کے نتیجہ میں ہوگا جو یہ اسلام پر کر رہے ہیں۔ امہات المومنین جو کہ انتہائی دل آزار کتاب ہے۔ یہ انہیں مرتد پادریوں کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ پادری عماد الدین کے قلم کی زہر افشانی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے خلاف کی گئی۔

اسی دور میں انگریز کو اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے اگر ضرورت تھی تو اسلام کے SO CALLED نام نہاد جنونی مجاہدین کے نزدیک یہ

عجیب و غریب بات

ترجیح کے عیسائیت کے مفاد کی انگریزی سلطنت کے مفاد کی حفاظت کی خاطر ایک ایسے شخص کو ہم کھڑا کریں جو ہمارے خدا کو مار دے۔ ایک ایسے شخص کو کھڑا کریں جو عیسائیت کی بنیادوں پر حملہ کر دے۔ ایک ایسے شخص کو کھڑا کریں جس سے عیسائیت کو اپنی جان چھڑانی مشکل ہو جائے

ترکیب ہے۔ احمدیت کے دشمنوں کے نزدیک انگریزی حکومت کی اور اس کے عظیم مفادات کی حفاظت کی خاطر کہ عیسائیت کو فروغ ملے، ہندوستان میں اور عیسائی حکومت کی جڑیں مضبوط ہوں اور استحکام حاصل ہو۔ انہوں نے ایک ایسا پودا لگایا جس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اُن کے خدا کے بیٹے کو ہی مار دیا اور صلیب کو توڑ کے پارہ پارہ کر دیا اور پھر عیسائیت کے خلاف ایک عظیم جہاد شروع کیا جو صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں پھیلتا چلا گیا اور آج تک پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ حیرت کی بات ہے کوئی عقل سے اس الزام کا بھی واسطہ نہیں۔ لیکن مخالفین جو ہوں تو دشمنی جب مسلط ہوتی ہے تو خالی دماغوں کو پیدا کر دیتی ہے۔ بعض کبر اور داغ ہیں تو کبھی اتنی سی بات سوچنی بھی نہیں چاہئے کہ ہم جو بات کہہ رہے ہیں اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ انگریز نے اپنے مفادات کی حفاظت کی خاطر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا اور اس سے کام یہ لیا گیا کہ انگریزی مذہب پر حملے شروع کر دئے۔ انگریز تو ایک بہت ہی گہری چال چلنے والا اور سیاست کو سمجھنے والا اپنے مفادات کو خوب اچھی طرح سمجھنے والا اور یہ بات جانتے ہوئے کہ ان کو کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایسا دجال مشہور تھا اس زمانہ میں انگریز (انگریز سے انگریزی حکومت مراد ہے) کہ تمام دنیا میں اپنی ڈپلومیسی کے ذریعے اور ہوشیاری کے ذریعے انہوں نے قبضہ کر لیا تھا اور ایک ایسا وقت تھا جبکہ کہا جاتا تھا کہ انگریزی حکومت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ مشرق سے مغرب تک ایک بھی لمحہ ایسا نہیں آیا تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں جو کہ اُن کے اوپر سورج غروب ہو جاتا ہو۔ ایسی عیارانہ، ایسی ہوشیارانہ ایسی حکیمانہ چالیں چلنے والی قوم کی طرف ایسا لغو خیال منسوب کرنا۔ ظاہر بات ہے کہ اس کا سمجھ بوجھ عقل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کہہ رہے تھے؟ اور دُنیا کو کس زبان سے مخاطب کر رہے تھے؟ اپنی اسلام کو کس طرح جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگا رہے تھے؟ دیکھئے ایک طرف لندن سے یہ آواز اُٹھ رہی تھی کہ جن کے مفادات اس بات سے وابستہ ہیں کہ ہندوستان میں عیسائیت کو جتنی جلد ہو سکے پھیلا دیں۔ دوسری طرف قادیان کی اس چھوٹی سی بستی سے ان ظالموں کے خیال کے مطابق

انگریز کے خود کاشتہ پودا کے الفاظ

یہ تھے

"دیکھو اے غافلو! دیکھو اسلامی عمارت کو مسمار کرنے کے لئے کس درجہ کی یہ کوشش کر رہے ہیں اور کس کثرت سے ایسے وسائل پھیلائے گئے ہیں اور اُن کے پھیلانے میں اپنی جانوں کو بھی خطرہ میں ڈال کر اور اپنے مال کو پانی کی طرح بہا کر وہ کوششیں کی ہیں کہ انسانی طاقتوں کا خاتمہ کر دیا ہے یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے اور پاکیزگی کے برخلاف منصوبے انتہا تک ختم کئے گئے اور سچائی اور ایمانداری کے اُڑانے کے لئے طرح طرح کی سرنگیں تیار کی گئیں اور اسلام کے مٹانے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتیں نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کی گئیں۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"لہٰذا اس بات پر قطع اور یقین کرنا چاہئے کہ وہ سچا دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہیں جن کے مقابل پر مسیح کی ضرورت تھی اور اگر انکار ہے تو پھر زمانہ گزشتہ کے دجالوں میں سے ان کی نظیر پیش کرو۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور ساری دُنیا میں آپ پہلی واحد شخصیت ہیں جنہوں نے عیسائی مذہب کو دجالیت قرار دیا اور برسرِ عام حملے کئے عیسائیت کے اوپر اور انگلستان سے یہ آواز اُٹھ رہی تھی کہ نہ صرف ہندوستان میں ہی نہیں ہم نے مشرق سے مغرب تک صلیب گاڑ دینی ہے۔ اور یہ بلند آواز یہ تھی کہ ہم حتی الوسع اس زمانے میں کہ افریقہ سے چین تک اور ... تک پہنچیں گے اور اس وقت تک چین نہیں لیں گے جب تک ... تک صلیب کا جھنڈا گاڑ دیں۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کون تھا جو اتنی جرأت سے اٹھ رہا تھا؟ کون تھا جس نے تن من دھن اور عزت کی بازی لگا رکھی تھی کہ جس طرح بھی ممکن ہو عیسائیت کا قلع قمع کر دے؟ کیا یہ علماء تھے جو عیسائی ہو ہو کر اسلام کو ترک کر کے عیسائیت کی تائید میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلاف نہایت ہی ناپاک حملے کر رہے تھے؟

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"توجہ یاد رکھو کہ بجز موتِ مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آ سکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے اس کو موت دو تا یہ دین زندہ ہو۔"

پھر آپ فرماتے ہیں

"وفاتِ مسیح اور حیاتِ اسلام یہ دونوں مقاصد باہم بہت بڑا تعلق رکھتے ہیں اور وفاتِ مسیح کا مسئلہ اس زمانے میں حیاتِ اسلام کے لئے ضروری ہو گیا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"حیاتِ مسیح سے جو فتنہ پیدا ہوا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی حیات اوائل میں تو صرف ایک غلطی کا رنگ رکھتی تھی مگر آج یہ غلطی ایک اژدہا بن گئی ہے جو اسلام کو نگلنا چاہتی ہے۔ اسلام تنزل کی حالت میں ہے اور عیسائیت کا یہ ہتھیار حیاتِ مسیح ہے جس کو لے کر وہ اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کی ذریت عیسائیت کا شکار ہو رہی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اب مسلمانوں کو متنبہ کیا جائے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"تم عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔ ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے"

پھر آپ عربی کلام میں فرماتے ہیں:-

وقد جاء یوم اللہ فالیوم ربنا ؛ ... اجزاء صلیبٍ یکسر

کہ یقیناً اب خدا کا دن آ گیا ہے۔ پس آج ہمارا رب صلیب کو توڑ توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرے گا۔ والعربی

والیٰ من السول نعیما یسرنی ؛ وما ھو الا ان الصلیب یکسر

میری ایک ہی خواہش اور ایک ہی مراد ہے، جس پر میری خوشی موقوف ہے اور وہ خواہش یہ ہے کہ صلیب پارہ پارہ ہو جائے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:-

واللہ انی لاکسرن صلیبکم ؛ ولو مزقت ذرات جسمی والشعر

کہ خدا کی قسم، خدا کی قسم میں یقیناً تمہاری صلیب کو پارہ پارہ کر کے رہوں گا خواہ اس راہ میں میرے جسم کی دھجیاں اُڑ جائیں اور ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں۔

یہ ہے وہ اسلام کا بطلِ جلیل جو ان جاہلوں کے نزدیک انگریز نے خود اپنی سلطنت کے مفادات کی حفاظت کی خاطر کھڑا کیا تھا اور جس صلیب کو توڑنے کے در پے تھا اس کی تائید میں۔ اس کے زمانے کے یہ علماء عیسائیوں کے ساتھ مل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ کر رہے تھے۔ شدید خطرناک ... کے وقت جبکہ ایک طرف عیسائیت اور دوسری طرف اسلام کا جھگڑا تھا جنگ ایک طرف چوٹی کے بڑے بڑے عیسائی پادری اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کے جرنیل کے طور پر اسلام کے ایک بطلِ جلیل کے طور پر اسلام کی حفاظت میں ان سے ٹکر لے رہے تھے اس وقت یہ نام نہاد علماء جو آج اس احمدیت پر یہ الزام لگا رہے ہیں، یہ عیسائیوں کے ساتھ مل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کوششیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب امرتسر میں یہ مشہور مباحثہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے ساتھ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس بات

نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو آگاہ کیا فرمایا:-

"ایک مجلس پیغام محمد کو امرتسر سے پہنچا کہ بعض مولوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ اگر مباحثہ اگر مسیح کی وفات اور حیات کے بارہ میں بحث ہوئی تو ہم اس وقت ضرور ڈاکٹر کلارک کے ساتھ شامل ہو جاتے۔ ہمیں نام و نمود بتایا جاتا اور ان کے دوسرے رفیقوں کو اطلاع دی جاتی ہے وہ بینات سے قرار اہل حدیث کے مشہور مولوی، مولوی محمد حسین صاحب ہیں) بالکل قسم دی جاتی ہے کہ یہ تجار بھی نکال دو۔"

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر طرف عیسائیوں سے برسر پیکار تھے اور صلیب پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے دوسری طرف مسلمان علماء جو انہوں کو گردن زدنی سمجھتے ہیں اور یہ جھوٹے الزام لگا رہے ہیں کہ انگریز کی حمایت کے لئے کھڑے تھے وہ اسلام کی پشت پر خنجر گھونپ رہے تھے اور بڑے زور اور شدت کے ساتھ حضرت مسیح کو زندہ قرار دے رہے تھے اور بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کو مباح قرار دے رہے تھے اور اعلان کر رہے تھے بڑے فخر کے ساتھ کہ ہم نے ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور مدینے میں بھی اس شخص کے خلاف نفرت اور عناد اور بغض کی آگ لگا دی ہے کہ کیوں اس شخص نے مسیح کی موت کا اعلان کیا ہے۔ یہی مسیح کی موت کا اعلان جو ہمارے پادری مخالفت کو جھٹکا دیا تھا کون تھا انگریزوں کا حامی؟ ان کے خدا کو زندہ کرنے والا یا ان کے خدا کو مارنے والا؟ اتنی چھوٹی سی معمولی سی بات بھی جن عقلوں میں نہ آسکے ان عقلوں کے متعلق انسان کیا کہہ سکتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"پادریوں کی تکذیب انتہا تک پہنچ گئی تو خدا نے حجت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔ اب کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں۔ میں بے وقت نہیں آیا۔ میں اس وقت آیا کہ جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو کہ وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا۔ اب وہ زمانہ آگیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانے میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"بہت ہی خوب ہوا عیسائیوں کا خدا فوت ہو گیا اور یہ مسئلہ ایک برچھی کے حملے سے کم نہیں جو اس عاجز نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر ان دجال سیرت لوگوں پر کیا ہے جن کو پاک چیزیں دی گئی تھیں۔ مگر انہوں نے ساتھ اس کے پلید چیزیں ملا دیں اور وہ کام کیا جو دجال کو کرنا چاہئے تھا۔"

یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں اعلان ہے کہ میں نے صلیب کو توڑ دیا اب دیکھنا یہ ہے کہ جو آپ کے مخالفین ہیں جو باہر کی نظر سے آپ کو دیکھ رہے ہیں کیا ان کے نزدیک بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حربہ کامیاب رہا یا نہیں؟ اور کیا

مسیح کی موت کا اعلان

کر کے آپ نے عیسائیت کی کمر توڑی یا نہیں توڑی؟ تو اس سلسلے میں سب سے پہلے تو ان ہی علماء کا حوالہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو نہ صرف یہ کہ احمدی نہیں بلکہ احمدیوں کے شدید مخالف گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ایک زمانہ تھا جب علماء میں حق کا کچھ پاس موجود تھا۔ حق بات کہنے پر مجبور ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی نور محمد صاحب نقشبندی چشتی اپنے مشہور دیباچہ ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی میں یہ رقم فرماتے ہیں:-

"اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصے میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر تلاطم برپا کر دیا۔ (دیکھئے یہ ہے انگریز کا مفاد پتہ نہیں کتنے کروڑ روپیہ اس زمانہ میں انہوں نے خرچ کیا اور ایک بہت بڑا پہلوان تیار کر کے ہندوستان بھیجا اور اس نے مسلمان علماء کے نزدیک بھی یہ کام کیا کہ سارے ہندوستان میں تلاطم برپا کر دیا) حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے (یہ نور محمد صاحب کے الفاظ ہیں یہ بیچارے مولوی ہیں اس لئے مولوی صاحب کہہ رہے ہیں)۔ احتراماً کہہ رہے ہیں اپنی طرف سے اس لئے کوئی غصے کی بات نہیں۔ بہر حال اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ادب سے بھی لینے والے موجود تھے۔ ہر قوم میں ہر قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں حق پرست بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ مولانا نور محمد صاحب نقشبندی کا میں احترام کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں) مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔"

یہ ہے انگریز کا مفاد جو جماعت احمدیہ سے وابستہ تھا۔ اگر یہی مفاد ہے تو پھر آج یہ لوگ بھی اس مفاد میں جماعت احمدیہ کی مدد کیوں نہیں کرتے کیونکہ اس مفاد میں انگریز کا نہیں اسلام کا مفاد وابستہ ہے۔ اسی مفاد پر عیسائیت کا نہیں بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دین کا مفاد وابستہ ہے چنانچہ یہ بات جو آج کے مولویوں کو سمجھ نہیں آ رہی۔ یہ تو کل کے ہندو کو بھی سمجھ آ رہی تھی وہ اس سے زیادہ عقل رکھتا تھا اس معاملے میں کہ احمدیت کی حقیقت کو پہچانے اور سمجھے کہ احمدیت کس مقصد کی خاطر قائم ہوئی ہے۔ اگرچہ کہ احمدیت کی مخالفت میں اس نے اخبار "تیج" دہلی نے یہ اداریہ لکھا ہے جس سے میں یہ اقتباس لے رہا ہوں ہندوؤں کو احمدیت کے خلاف متنبہ کرنے کی خاطر یہ اداریہ لکھا ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ تم جن کو معمولی باتیں سمجھ رہے ہو یہ تو بڑی بڑی باتیں ہیں جو تمہارے لئے ایک مصیبت کا پہاڑ بن جائیں گی۔ لیکن ذہین آدمی یہ سمجھتا ہے کہ احمدیت کی حقیقت کیا ہے چنانچہ تیج دہلی ۲۵ر جولائی ۱۹۲۷ء میں۔ گزشتہ اس احمدیت کی تاریخ پر نظر ڈال کر اور اس کا جو ردِ عمل عیسائی دنیا میں ہوا ہے اس کو مدِ نظر رکھ کے لکھتا ہے:-

"آج سے تیس چالیس سال پیچھے ہٹ جائیے جبکہ یہ جماعت اپنی ابتدائی حالت میں تھی اور دیکھئے اس زمانے میں ہندو اور مسلمان دونوں اس جماعت کو کس قدر حقیر اور بے حقیقت سمجھ رہے تھے مگر واقعات یہ کہہ رہے ہیں آن پر ہنسی اڑانے والے خود عقل

ارشادِ نبوی

اَرْحَامُکُمْ اَرْحَامُکُمْ

(ترجمہ)

تمہارے رشتہ دار آخر تمہارے اولوالارحام ہی ہیں

محتاجِ دعا منجانب اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اور اس سے اس بارے میں عیسائی مشنریوں نے نہایت عقلمندی سے کام لیا۔ احمدیوں نے افریقہ، یورپ اور امریکہ میں قدم رکھا ہی تھا کہ تمام پادری اُن کے مقابلے کے لئے تیار ہو گئے۔"

اور عیسائی دُنیا میں احمدیت کس طرح متعارف ہوئی کیا اسلام کے خلاف ایک خوفناک تحریک کے طور پر؟ یہ کہانی بھی

عیسائی محققین

جدید اور قدیم محققین کی زبان سے کتنے متفرق حوالے ہیں جن کو تاریخ کے نقطے سے میں نے مرتب نہیں کیا لیکن آپ کی دلچسپی کی خاطر یہ جاننے کی خاطر کہ احمدیت کی اصل حقیقت کیا ہے؟ اور اصل حقیقت کیا ہے؟ اور کیا مقاصد سے احمدیت کی تعمیر ہے؟ میں بعض عیسائی مفکرین کی زبان سے احمدیت کے اس تاثر کو پیش کرتا ہوں جو انہوں نے احمدیت سے متاثر ہونے کے بعد قائم کیا۔ احمدیت کی طرف سے اسلام کے دفاع کو محسوس کرنے کے بعد انہوں نے اپنے تاثر کا اظہار کیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ پروٹسٹنٹ دنیا کے مختلف عیسائی چرچوں نے ایک کمیشن قائم کیا کہ وہ غور کرے کہ یہ تحریک کیا ہے؟ اور کیا ہو رہا ہے؟ ۱۹۲۸ء میں اس کمیشن کی رپورٹ شائع ہوئی اور اس کے بعد ایک ممبر بیتھریبیا (BATHERIBIA) اس رپورٹ میں لکھتے ہیں:-

"عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کے سلسلے میں (علیہ السلام کا لفظ بر ناقل نے لکھ دیا ہے اپنی طرف سے وہ تو یہ کہتے ہیں جیسز کہ ابن اللہ ہونے کے سلسلے میں جو اعتراضات احمدیت کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں اُن سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ احمدیہ جماعت عیسائیت کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتی ہے۔ عیسائیت نے جو ناگہانی جیسی حیثیت اختیار کر رکھی ہے احمدیہ جماعت سب سے زیادہ اس کے درپے ہے اور چاہتی ہے کہ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ واپس لائی جائے یعنی وہ عظمت جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد سے لے کر ایک سو سال تک اسلام کو حاصل تھی جبکہ یہ مذہب بحر الکاہل کے ادھر کے ملکوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہا تھا۔ اور یورپ میں بھی کافی دور تک پہنچ گیا تھا۔ یہی عظمت واپس لانی چاہتی ہے جماعت احمدیہ اُٹھی ہے۔ دعویٰ تو بہت بڑا ہے (وہ کہتے ہیں) لیکن مستقبل ہی بتا سکے گا کہ اس میں کامیابی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ احمدیہ جماعت نے اب تک جو تبلیغی کوششیں کی ہیں اُن سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے دعاوی کی پشت پر عمل کی طاقت موجود ہے۔"

یہ ہے باعمل اسلام انگریز کی طاقت تو ان کو کوئی نظر نہیں آتی وہ ایک یورپین ہیں، منکر ہیں، پادری ہیں، انہوں نے تو جماعت احمدیہ کی پشت پر ایک عمل کی طاقت کو دیکھا ہے۔ لیکن اگر وہ عارف باللہ بھی ہوتے اگر وہ حقیقت کی آنکھ بھی اُن کو نصیب ہوتی تو احمدیت کی پشت پر صرف ایک عمل کی طاقت نہ دیکھتے بلکہ قادرِ مطلق عظیم خدا کی طاقت نظر آتی اُن کو احمدیت کی پشت پر جس نے اپنے ہاتھ سے یہ پودا قادیان میں لگایا تھا اسے کسی اور ہاتھ نے نہ لگایا اور نہ کسی اور ہاتھ کی مجال ہے کہ اس پودے کو اُکھاڑ سکے۔ اس کا لگانے والا بھی خدا تھا اور اس کا زندہ رکھنے والا اور قائم رکھنے والا اور نشوونما دینے والا بھی ہمارا زندہ خدا ہے۔

ایک عیسائی مصنف کا اعتراف اور سنیئے۔ ہربرٹ گوٹ شالک [illegible] ہلالِ اسلام لکھتے ہیں:-

"آج اسلام عقائد کی اشاعت کے لئے تلوار استعمال نہیں کرتا۔ مقدس جنگ کا رُخ صرف باقی استعماری طاقتوں کی طرف ہے۔ ترقی پسند جماعت احمدیہ کرۂ ارض کے تقریباً تمام ممالک میں تبلیغ میں مصروف ہے یہی جماعت ہے جو عیسائیوں کو دائرہ اسلام میں کھینچ لانے کے لئے پُرزور تبلیغ کر رہی ہے۔ ہم نے قبل ازیں مسلمانوں کے اندر عیسائیت کی تبلیغ پر [illegible] کیا ہے۔ اب اس جماعت کی تبلیغی مساعی کا [illegible] ہوتی ہے۔ اس جماعت نے یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا اور آسٹریلیا کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مشنوں کے قیام کے ذریعے ساری دُنیا میں ایک رخنہ خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو ڈال دیا ہے۔ یہ جماعت مؤثر پروپیگنڈے کا نظام رکھتی ہے۔ تقاریر کی جاتی ہیں۔ اخبارات شائع کئے جاتے ہیں اور ریڈیو کو اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"

ایک جرمن مستشرق پروفیسر [illegible] لکھتے ہیں:-

"جماعت احمدیہ کی مثال بالکل مختلف ہے۔ اسے موجودہ دور کی تبلیغی تحریک کہا جا سکتا ہے۔ یہ خود اپنے دعوے کے مطابق سچے اور اصلی اسلام کو تمام دُنیا میں پھر سے قائم رکھنے کا عزم رکھتی ہے اور اسے آخری اسلامی تعلیم کے طور پر پھیلانے میں کوشاں ہے۔ احمدیت عالم اسلام میں وہ پہلی غیر معمولی تحریک ہے جو ایک باقاعدہ نظام کے تحت غیر مسلم ممالک میں تبلیغی جدوجہد کر رہی ہے وہ مسیحی مشنوں کی طرح اپنے باقاعدہ تیار کئے ہوئے مبلغ بھیجتی ہے۔ سکول جاری کرتی ہے اور کتب اور رسائل کی مدد سے اسلام کو پھیلانے اور لوگوں کو مسلمان بنانے میں سرگرم عمل ہے۔"

ایک مشہور پادری جو ایک دفعہ مشرق بعید کے دورے پر جاتے ہوئے قادیان ٹھہرے اُن کا نام پادری کریمر ہے۔ یہ ڈچ پادری تھے ہالینڈ کے رہنے والے انہوں نے قادیان میں مختصر قیام کر کے جو تاثرات لئے وہ بعد میں مسلم ورلڈ اپریل ۱۹۳۱ء میں شائع ہونے والے اپنے ایک مضمون میں بیان کئے وہ فرماتے ہیں:-

"ہندوستانی مسلمانوں میں عام طور پر مایوسی کا عالم طاری ہے (یہ جو آج مجاہدین اسلام بن رہے ہیں اور احمدیت کو غدار کہہ رہے ہیں ان کے متعلق اسلام کے مدمقابل لڑنے والے عیسائیوں کے کیا تاثرات تھے اور ہیں آج بھی کہتے ہیں) برخلاف اس کے جماعت احمدیہ میں نئی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں اور اس لحاظ سے یہ جماعت قابلِ توجہ ہے۔ یہ لوگ اپنی تمام توجہ اور طاقت تبلیغ اسلام میں خرچ کر رہے ہیں اور سیاست میں حصہ نہیں لیتے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان جس حکومت کے ماتحت ہو اس سے وفادار رہے اور وہ صرف اس بات کی پرواہ کرتے ہیں کہ کونسی حکومت کے تحت ان کو تبلیغ اسلام کے مواقع اور سہولتیں حاصل ہیں اور وہ اسلام کو ایک مذہبی گروہ یا سیاسی نکتہ نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ اس کو محض صداقت اور خالص حق سمجھ کر تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں اس لئے یہ جماعت فی زمانہ مسلمانوں کی نہایت عجیب جماعت ہے اور مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد تبلیغ اسلام ہے۔ اس جماعت کا اثر اس کے اعداد و شمار سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ مذہب میں ان کا طرزِ استدلال بہت سے تعلیم یافتہ مسلمانوں نے اختیار کر لیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں میں رہتے ہوئے احمدیوں کا علم کلام عقلاً ماننا پڑے گا۔"

یہ ہیں تاثرات باہر کی دُنیا کے آزاد دُنیا کے۔ اس دُنیا کے جو جانتی تھی مذہبی جنگوں میں آج کیا ہو رہا ہے اس دُنیا میں۔ اس دُنیا کے یہ تاثرات ہیں جماعت احمدیہ سے متعلق اور جو اپنی ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں بنا کر دُنیا کے حالات سے غافل رہ کر اندھیروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سوءِ ظن سے کام لینے والے کوئی دُنیا کا علم نہیں کہ دُنیا میں کیا ہو رہا ہے وہ بیٹھے یہ الزام تراشی کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ انگریز کا لگایا ہوا پودا ہے جو اس غرض سے قائم کیا گیا کہ انگریزی حکومت کے مفادات کا تحفظ کرے۔

ہالینڈ میں جب جماعت احمدیہ کا مشن قائم ہوا

تو وہاں سے ایک کیتھولک اخبار 66 M کہلاتا ہے اُس نے بھی اپنی رائے

کا اظہار کیا ... کے متعلق لکھا ہے ... بہت ناخوشگوار ... رکھا گیا تھا۔ کیا ضرورت پیش آئی کہ جماعت احمدیہ کا جب ہالینڈ میں مشن قائم کیا گیا تو ایک صاحب ڈاکٹر ہیوبن نے جماعت کے خلاف نہایت ہی خطرناک الزامات تراشی کا سلسلہ شروع کر دیا اور عالم عیسائیت کو بیدار کیا اور متنبہ کیا یہ جماعت ایک انتہائی خطرناک جماعت ہے۔ اس سے زیچ کے رہو اور اُن کو حکمت عملی بھی بتائی ان سے بچنے کی اور وہ حکمت عملی یہ تھی کہ مسلمان تو ان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے اس لئے ان کا علاج یہ ہے کہ ان کو غیر مسلم کہا جائے کہ تم ہوتے کون ہو اسلام کی نمائندگی کرنے والے؟ تمہارا تعلق ہی کوئی نہیں اسلام سے یہ وہ ترکیب تھی جسے کل انگریز نے ایجاد کیا یا یورپ نے ایجاد کیا اور آج مسلمان اس کو استعمال کر رہا ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے یہ الزامات شائع کئے۔ اور یہ نئی حکمت عملی احمدیت کے خلاف انہوں نے پیش کی تو باوجود اس کے کہ وہ کیتھولک اخبار تھا لیکن وہ حق بات کہنے پر مجبور ہو گیا۔ اس نے ڈاکٹر ہیوبن کو مخاطب کر کے لکھا کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو تم کیا سمجھتے ہو اس جماعت کو۔ لکھتے ہیں۔

"پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن کا اسلام کے متعلق یہ لکھنا (خواہ اسلام کے متعلق کبھی انہوں نے کتابیں ... طاقت ہو یا نہیں رہی یہ تو ایک خواب دیدہ چیز ہے) ... کوئی مشکل نہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان ہی نہیں ان سے تو واسطہ ہی توڑ دینا چاہیئے عیسائی دنیا کو یہ کہنا چاہیئے کہ یہ غیر مسلم ہیں اس سے فرق نہیں پڑتا اگر اسلام کی نمائندگی کا حق کوئی نہیں یہ تھا وہ مضمون جس کے جواب میں وہ لکھتے ہیں۔ کیتھولک اخبار ... کا مصنف لکھتا ہے یا کالم نگار لکھتا ہے کہ) پروفیسر ڈاکٹر ہیوبن کا اسلام کے متعلق یہ لکھنا کہ وہ ایک جابر اور قہار خدا کا تصور پیش کرتا ہے۔ اس لئے یہ بے معنی ہے ... ایک ایسے خدا کا تصور پیش کرتا ہے جس نے لکھا تھا جو ... قصے رہ گئے ہیں۔ آج کی دنیا میں کوئی معقول آدمی ایسے جابر اور قہار خدا کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے جہاں تک عقل کا تعلق ہے جہاں تک دلائل کا تعلق ہے اسلام ایک مردہ قوت بن گیا ہے کہتا ہے کہ) سراسر مغالطہ آمیز بات کہہ رہے ہو اور یہ کہنا اسلام میں تجدید و احیاء کی قوت کا فقدان ہے دور از حقیقت ہے۔ کیونکہ خود جماعت احمدیہ ہی تجدید احیاء اسلام کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اور شاید اسی لئے وہ عیسائی علماء کے لئے خوف و ہراس کا موجب بنی ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا پروفیسر ڈاکٹر کیمس نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اور اس جماعت کی طرف سے ہوشیار رہنے کی توجہ دلائی تھی (وہ فرماتے ہیں کہ) احمدیت اسلام کی مختلف شکلوں میں سے ایک شکل ہے مگر یہ اسلام کی ایک ایسی صورت ہے جو اسلام کی نمائندگی کرنے کا پورا حق رکھتی ہے۔ اس تحریک کو یقیناً مخالف خیالات رکھنے والے علمی رنگ میں بات کرنے سے ہی اور کیتھولک ذہنیت ہی کے مظہر نظر آتے ہیں۔ جو اپنے خیالات سے اختلاف رکھنے والوں کو کافر اور دائرہ مذہب سے خارج قرار دے دیتے ہیں۔"

یہ ان کا تجزیہ خود کیتھولک ہے لیکن سچی بات کرنے والا کو کہتا ہے کہ احمدیوں کے مخالفو! تمہارا تو ہمارے والا حال ہے جس طرح ہم لوگ ہیں بے حوصلہ اور تنگ نظر اور اپنے ہر مخالف کو کافر قرار دے دیتے ہیں اور دائرہ عیسائیت سے خارج قرار دے دیتے ہیں تم بھی معاملہ احمدیوں کے ساتھ کر رہے ہو لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ عیسائی دنیا نے ہی دراصل

احمدیت کے خلاف یہ تحریکیں

آج کے علماء کے منہ میں ڈالے ہیں اور یہاں کی نکالی ہوئی تحریکیں ہیں۔ چنانچہ پروفیسر ہیوبن کے اس آرٹیکل کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام صرف تلوار کا مذہب تھا۔ اسلام میں تلوار نہیں ... اس لئے اسلام کی طاقت اس زمانے میں چل ہی نہیں سکتی۔ دوسری طرف احمدیوں پر سب سے بڑا اعتراض کرتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو منسوخ ... قرار دیا جاتا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہنا چلا جاتا ہے کہ یہ جماعت مسلمانوں کا نمائندہ ہی نہیں کہلا سکتی

ہے۔ اس لئے عالم اسلام اس کو اس ... سے ... مسلمانوں ... اور عیسائیت اس سے ... ایسے تنظیم تعاون کرے گی کہ تم مسلمانوں کے نمائندے ہی نہیں۔ تم مسلمان کے حق میں کیا بولتے ہو؟ چنانچہ ان ہی خیالات نے ایک باقاعدہ سازش کی صورت اختیار کی اور عیسائیت کا احمدیت کے مخالف علماء سے گٹھ جوڑ ہوا ہے۔ اور ان کے ایماء پر یہ تحریکیں چلائی جا رہی ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کا ایک مسلمان اخبار ۱۹۷۴ء کے بعد یہ لکھنے پر مجبور ہوا۔ اس کا نام ہے "جدید اردو رپورٹر" بمبئی یہ جو اخبار ہے اس نے تبصرہ کیا ہے جو پرانا اخبار تھا دہلی کا اس نے لکھا ہے اس کا نام ہے "نئی دنیا"۔ یہ دہلی کا اخبار تھا اور آج ایک اخبار جو اس حوالے کو دوبارہ نقل کر کے پھر اپنی رائے پیش کر رہا ہے۔ اس کا نام ہے۔ "جدید اردو رپورٹر" یہ بمبئی سے شائع ہوتا ہے اس لئے پہلے جو میں نے فقرہ کہا تھا اس کو درست کر لیجئے۔ یہ "جدید اردو رپورٹر" اخبار اس سے پہلے اخبار "نئی دنیا" کا حوالہ دے کر جس نے سنہ ۱۹۷۴ء کے بعد تبصرہ شائع کیا تھا لکھتا ہے کہ:-

" اُس نے یہ انکشاف کیا کہ چونکہ قادیانی یا بقول خود اُن کے احمدی یورپ اور افریقہ میں عیسائیت کا زور توڑنے میں لگے ہوئے ہیں اور مشنریاں تبلیغی میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ پاکستان کی وزارت عظمیٰ میں ان کا خاتمہ بھی عیسائی مشنریوں کا ہے۔ عیسائی مشنری چاہتے ہیں کہ خود مسلمانوں کے ہاتھوں قادیانی فرقے کو اس قدر کمزور کر دیا جائے کہ آئندہ یہ عیسائیت کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ رکھے۔ عیسائی مشنری اپنے سرمائے کے زور سے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اُن کے پیچھے سازش کا بارود کہاں سے آ رہا ہے۔ (بحوالہ نئی دنیا ۲۶ ... ۱۹۷۴ء جو تبصرہ شائع ہوا تھا) اس کا ذکر کر کے روزنامہ "جدید اردو رپورٹر" لکھتا ہے) یہ عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ یورپ یا افریقہ میں جب کوئی تبلیغ کا اہم کام سر انجام دیتی ہے تو پاکستان میں عیسائی دنیا خود مسلمانوں کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی ہنگامہ کھڑا کر دیتی ہے۔"

"یہ جدید اردو رپورٹر بمبئی ۱۷ دسمبر ۱۹۸۴ء کا اخبار ہے اور اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آج جو عیسائی دنیا ہے۔ خصوصاً پاکستان میں بسنے والے عیسائی اُن کا موجودہ حکومت کی کوششوں سے تعلق اور جماعت احمدیہ کے خلاف اس پروپیگنڈہ کے متعلق کیا تاثر ہے۔ میں ان ہی کی زبان میں آپ کو بتاتا ہوں۔ لاہور ہائی کورٹ نے پاکستان نیشنل مسیحی کا فیصلہ پارٹی کے چیئرمین مسٹر پطرس گل کی رٹ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۳ء کو دائر کی گئی جس میں استدعا کی گئی ہے کہ:-

"مرزائیوں کے قادیانی اور لاہوری گروپوں کی سرگرمیوں اور ولایت دالیوں سے پاکستان کے مستقبل کو بچایا جائے اور حکومت کو حکم دیا جائے کہ وہ تمام مرزائیوں کو غیر لسندیدہ ... پارٹی قرار دے کہ ان کا تمام لٹریچر ضبط کرے اور اُن کے تمام مراکز اور عبادت گاہ کو بند کرے"

تعجب ہے ان کو عدالت کی معرفت حکم دلانے کی کیا ضرورت تھی یہ بات ان کی طرف سے جو شائع ہوئی کہ یہی حکومت کے لئے حکم کا درجہ رکھتی تھی۔ چنانچہ بعینہٖ ان کی خواہش کے مطابق جماعت احمدیہ کے خلاف یہی کارروائی کی گئی۔ جو یہ پادری صاحب چاہتے تھے مسٹر پطرس گل عیسائی نمائندہ اور جو انہوں نے ہائی کورٹ میں مقدمہ کیا تھا جماعت احمدیہ کے خلاف بعینہٖ جو بات یہ عدالت سے چاہتے تھے کہ وہ حکم دے حکومت کو یہ کام کرے احمدیوں کے خلاف۔ وہی کام حکومت نے احمدیوں کے خلاف کیا چنانچہ جب یہ کام کر لیا تو اس وقت۔

"چودھری سلیم اختر صاحب جو ہاؤسنگ ... کونسل اصلاح معاشرہ کمیٹی کے چیئرمین ہیں اور عیسائی ہیں بڑے کٹر انہوں نے مرزائیوں کے بارے میں صدر پاکستان کی طرف سے شائع شدہ

آرڈیننس کا پرجوش خیر مقدم

کرتے ہوئے کہا کہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے جرأت مندانہ اقدام کر کے

صرف امت مسلمہ بلکہ پاکستان میں اکثریتی مذہبی اقلیتی فرقوں کو بھی دل آزاری پہنچ رہی ہے۔ چوہدری سلیم اختر صاحب نے ایک بیان میں کہا کہ انگریز کے کاشتہ فرقے کی مذموم سرگرمیاں صرف اسلام کے ہی نہیں عیسائیت کی تعلیمات کی بھی منافی ہیں"۔

انگریز کو نہیں پتہ لگا ہے وقوف کو جو اصل عیسائی تھے یہ دیسی عیسائی کو پتہ لگ گیا کہ یہ بڑی خطرناک غلطی ہو گئی ہے یہ انگریز کے مفاد میں پودا انگریز کے مفاد کے خلاف کاشت کیا جا رہا ہے پودا۔ تو کہتے ہیں انگریز کے کاشتہ اس فرقے کی مذموم سرگرمیاں صرف اسلام کے ہی نہیں عیسائیت کی تعلیمات کے بھی منافی ہیں اور اسلام کے ساتھ ساتھ عیسائیت کو بھی شدید نقصان پہنچا رہا ہے۔ یہ دیسی عیسائی یہ کہہ رہا ہے اور آج کا یورپین کہہ رہا ہے کہ عیسائیت کو نقصان پہنچ رہا ہے اسلام کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اسلام کے ہاتھ مضبوط ہو رہے ہیں۔ اسلام ایک عظیم الشان قوت بنتا چلا جا رہا ہے۔ اس جماعت کے نتیجہ میں آج کا یورپین پادری تو یہ کہہ رہا ہے کہ یورپ کو بھی خطرہ ہے امریکہ اور افریقہ کو بھی خطرہ ہے یعنی افریقہ کی عیسائیت کو بھی خطرہ ہے اور یورپ کی عیسائیت کو بھی خطرہ ہے۔ لیکن یہ چاپلوس لوگ بہرحال حکومت کا مزاج ناک دیکھ کر ان کی آنکھ دیکھ کر بات کرتے ہیں۔ اور وہ ساتھ ساتھ یہ بھی رٹ لگائے جا رہا ہے کہ اسلام کو بھی خطرہ ہے نعوذ باللہ من ذالک۔

"اسلام کے ساتھ ساتھ عیسائیت کو بھی شدید نقصان پہنچ رہا تھا چوہدری سلیم اختر نے صدر مملکت سے اپیل کی ہے کہ مرزائیوں کے تمام لٹریچر کو خلاف قانون قرار دے کر ضبط کرنے کے بعد نذر آتش کر دیا جائے اور آئندہ اس کی اشاعت پر سخت ترین سزا دی جائے"۔

چنانچہ وہ تو صدر مملکت کو مبارکباد دے رہے ہیں میں سلیم اختر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ صدر مملکت نے آپ کی خواہش کے عین احترام میں یہ کام شروع کر دیا ہے اور بڑی تیزی سے کر رہے ہیں کثرت کے ساتھ احمدیہ لٹریچر ضبط بھی ہو رہا ہے اور نذر آتش بھی کیا جا رہا ہے اور کثرت کے ساتھ ان احمدیوں کو جن کی تحریر سے یہ لٹریچر نکلتا ہے۔ قید کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ جیلوں میں ڈالا جاتا ہے اور صرف یہی نہیں کہ ضبط ہونے کے بعد اگر یہ لٹریچر نکلے ان کے قبضے سے تو پھر ان کو قید کیا جاتا ہے بلکہ ضبط ہونے سے پہلے بھی اگر ان کے قبضے میں وہ لٹریچر تھا اس جرم میں بھی ان کو پھر قید کر دیا جاتا ہے کہ ضبط ہم نے بعد میں کیا یہ لٹریچر پہلے کیوں آپ کے پاس کیوں تھا۔ تو سلیم اختر کے تصور سے بھی آگے بڑھ کر حکومت پاکستان بزعم خود اسلام کی اور عیسائیوں کی اعتراف کے مطابق

عیسائیت کی عظیم الشان خدمت

میں مصروف ہے۔

یہ تو تھا احمدیت کا نعوذ باللہ من ذالک خود کاشتہ پودا جو انگریزی حکومت کے مفادات کے تحفظ کی خاطر قائم ہوا تھا ظاہر بات ہے کہ مفادات کے تحفظ تو وہ کر رہے ہیں استعماری طاقتوں کے مفادات کا تحفظ تو وہ کر رہے ہیں جو عیسائیت کو فروغ دے رہے ہیں جو اسلام کے خلاف عیسائیت کے حق میں جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور جو ساری دنیا میں یہ اشتہار دے رہے ہیں کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا اس لئے ہم اسے اکھاڑنے کے لئے مامور کئے گئے ہیں۔ بلکہ ہر وہ کوشش جو حقیقتاً عیسائیت کے مفاد کی حفاظت کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں جو مغربی طاقتوں کے استعمار کو دوام بخشنے کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں یہ کتنا عجیب لوگ ہیں جو احمدیت کو الزام لگا رہے ہیں اور آج بھی یہی لوگ ہیں بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ ایک چور چوری سے بچنے کے لئے کوتوال کا نام لگا دیتا ہے اور پکڑے جانے کے خوف سے کوتوال کو ڈانٹتا ہے اور اسی کو چور بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اردو میں یہ محاورہ ہے کہ

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

اور بالخصوص یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک غلام آقا بن جاتا ہے اور آقا کے حقوق غصب کر کے آقا کے اوپر حکومت کرنے لگتا ہے۔ وہ تاریخ جو ملک کے بقا کے تحفظ کی خاطر قائم کی جاتی ہیں اور جو ان کے ہاتھوں سے روٹی کھاتی ہیں اور ان کے تحفظ کی قسمیں کھا کر عہد سے غافل کرتی ہیں۔ بد قسمتی سے بعض ملکوں میں یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ کھاتی تو اسی ملک کی روٹی ہیں لیکن آقا بن کر کھاتی ہیں اور کئی کئی جگہ اور ہر جگہ اور اپنے آقا کو اپنا غلام بنا لیتی ہیں تو ہمیں یہ پڑھ کر کوئی تعجب کی بات نہیں کہ احمدیت کہ جو اسلام کے دفاع کی ایک عظیم الشان تحریک تھی۔ جو خود قربانی تھی۔ اسے اس کی بالکل برعکس صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اور ان کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے جو خود اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھ میں ہمیشہ آلۂ کار رہے ہیں اور آج بھی آلۂ کار ہیں۔ چنانچہ یہ بات اگر میرے منہ سے آپ یقین نہیں کرتے میرے منہ سے اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تو خود غیر احمدی علماء کے اقرار سے معلوم کریں کہ وہ کس کو در حقیقت استعماری طاقتوں کا آلۂ کار سمجھتے ہیں مختلف وقتوں میں اور اس بات کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنی طاقتوں کی زبان سے خود سنیں۔ کہ اُن کے نزدیک وہ کون تھا جو اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھ میں ہمیشہ آلۂ کار بنتا رہا ہے اور آج بھی بن رہا ہے مجلس احرار ہے مثلاً یہ دیوبندی اور اہل حدیث کا ایک طبقہ ہے جو ہمیشہ سے جماعت کے خلاف استعمال ہوتی رہی ہے اور ہمیشہ ہی غیروں کے ہاتھ میں کھیل کر استعمال ہوئی ہے۔ ہمیشہ اسلام دشمن اور پاکستان دشمن طاقتوں نے ان کو استعمال کیا ہے۔ جب ۱۹۳۵ء میں مسجد شہید گنج کے موقع پر لاکھوں مسلمان سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے تھے اور لاہور کی گلیوں میں شہیدوں کا خون بہہ رہا تھا اس وقت بھی احرار کا ٹولہ تھا جنہوں نے مسلمانوں کے ایمان کا سودا کیا اور ان کی عزت کا سودا کیا اور مسجد ان کے ہاتھ پر بیچ دی تھی اور پھر یہ لکھا اخباروں میں بڑی بے غیرتی کے ساتھ کہ مسجد کا کیا فرق پڑتا ہے ہم غلام قوم ہیں غلام قوموں کی مسجدیں کیسے آزاد ہو سکتی ہیں اس لئے کیا فرق پڑتا ہے ایک مسجد اگر ہماری غلام ہو گئی ہم تو ساری قوم کی قوم غلام ہے۔ ہمیں کوئی فکر نہیں (غیروں) کو لینے دو منہدم کرنے دو بعد میں آپ ہی واپس کر دیں گے۔ یہ چھوٹی ہوئی تحریرات ہیں اُن لوگوں کی اور اُس زمانے میں (غیروں) نے بھی یہ ہر جگہ تسلیم کیا کہ اُن کے مفاد کی حفاظت کی خاطر احرار نے یہ اقدام کیا تھا بلکہ کھلم کھلا اخبارات میں ان کا شکریہ بھی ادا ہوتے تھے چنانچہ "بندے ماترم" جو ہندوؤں کا مشہور اخبار ہے ہندوستان سے شائع ہوتا ہے اُس نے ستار اکتوبر ۱۹۳۵ء ان الفاظ میں مجلس احرار کا شکریہ ادا کیا "میں مجلس احرار کے کام سے بہت ہی خوش ہوں اور انہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے نہایت جرأت اور استقلال سے (دیکھیں آج بھی جرأت اور استقلال کے لفظ استعمال ہو رہے ہیں کہ کمال جرأت سے انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ قدم اٹھایا ہے۔ اُس زمانے میں بھی ایسی جرأت مند موجود تھے چنانچہ (اخبار لکھتا ہے کہ) انہوں نے نہایت جرأت اور استقلال سے اپنے ہم مذہبوں سے بھی تو اور ملک کے مفاد کی خاطر ٹکر لے لی۔ اور یہ سب سے بھاری قربانی ہے۔ جو ہمارے احراری دوستوں نے سرانجام دی ہے اور مجلس احرار یقیناً ملک کے شکریہ کی مستحق ہے"۔

یہ کل تک تو شکریہ کے مستحق تھی پاکستان بننے کے بعد بھی شکریہ کی مستحق ہے یا نہیں ہے؟ یہ دیکھنے والی بات ہے۔ کیونکہ مودودی تو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ پاکستان سے پہلے ہم نے جو زور لگانا تھا لگا دیا پاکستان جب بن گیا تو ہم نے اس کو تسلیم کر ہی لیا۔ اس لئے اب ہماری گذشتہ غلطیاں معاف کرو۔ لیکن

امر واقعہ یہ ہے

کہ نہ انہوں نے توبہ کی ہے اور نہ انہوں نے توبہ کی ہے۔ مجلس احرار ہو یا جماعت اسلامی ہو۔ اتنے ہی دشمن آج بھی ہیں یہ پاکستان کے جتنے کل

چنانچہ ۱۹۵۳ء میں جو منیر انکوائری رپورٹ سامنے آئی ہے اس کو پڑھ کر دیکھ لیجئے وہ بار بار بڑے دُکھ کے ساتھ اس تلخی کا اظہار کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے پاکستان کو نہ پہلے معاف کیا تھا نہ آج تک معاف کیا ہے جتنا کل دشمن تھے اتنا آج بھی دشمن ہیں چنانچہ فاضل جج اس کتاب میں لکھتے ہیں بہت سے جملے اقتباسات ہیں جو میں آپ کو سنا رہا ہوں۔

"احراریوں کے رویہ کے متعلق ہم زیادہ الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کا طرز عمل خصوصاً قابل نفرین تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک دنیاوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلے کو استعمال کر کے اس مسئلے کی توہین کی ہے (ہمیشہ سے ان کا یہی کام رہا ہے)

پھر وہ لکھتے ہیں احراری مشہور مولوی، مولوی محمد علی جالندھری کے متعلق کہ:

"مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ر فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا (یہ پاکستان بننے کے بعد کی بات ہے) کہ احراری پاکستان کے مخالف تھے اور عنقریب تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی پاکستان کے لئے "پلیدستان" کا لفظ استعمال کیا اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں کہا "پاکستان ایک بازاری عورت ہے جسے احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے"

یہ ہیں آج جماعت احمدیہ پر غیر ملکی طاقتوں کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگانے والے ہیں۔ یہ ہیں آج جو ایک عظیم اسلامی مملکت کی تقدیر پر مسلط ہو چکے ہیں۔ اور انہیں کا حکم چل رہا ہے آج یہ وہ ہیں جو کل بھی مخالف تھے، پرسوں بھی مخالف تھے، آج بھی مخالف ہیں اور جو پاکستان کو جو پہلے بھی بازاری عورت سمجھ رہے تھے اور آج بھی بازاری عورت سمجھ رہے ہیں اور آج بھی بازاری عورتوں والا سلوک کر رہے ہیں پاکستان کے ساتھ یہ ان کا کردار ہے یہ ان کی زبان ہے۔ بازاری عورتوں کے پاس جانے والے بازاری عورتیں سمجھ کر پھر ان کو قبول کرنے والے علماء اور پھر مسلمان اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی مملکت کو بازاری عورت سمجھنے والے اور تلقین کرنے والے یہ وہ لوگ ہیں۔

• جہاں تک مسلمانوں کے مفاد کا تعلق ہے

ان لوگوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ان کے طرز عمل اور ان کے طرز فکر کے نتیجے میں مسلمانوں پر کیا بیتتی ہے ایک ذرہ بھی رحم کا ان کے دل میں عالم اسلام کے لئے موجود نہیں۔ چنانچہ اس عدالت نے جس کا ذکر کیا ہے اس کے تبصرہ میں عدالت کے علماء کے سامنے یہ بڑا مسئلہ رکھا کہ تم جو یہاں غیر مسلموں کے انسانی حقوق اسلام کے نام پر تلف کرنے کے دعویدار ہو جہاں تمہیں حفاظت حاصل ہے۔ اور ایک کی چار دیواری کی حفاظت میں اگر یہی مانگ کہ تم نے بازاری عورت کے طور پر قبول کر لیا اسی کی حفاظت کے پردے تم مقدس کے اندر رہ رہے ہو اور کہہ رہے ہو کہ بہت اچھا اب پاکستان بن گیا ہے تو اب غیر مسلموں کے لئے اس میں کوئی جگہ نہیں۔ اور ان کے تمام انسانی حقوق ہم سلب کر لیں گے۔ تو فاضل ججوں نے ان سے پوچھا ان کے علماء سے کہ اگر تمہارا یہ موقف درست ہے کہ اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کی حیثیت ذمیوں کی سی ہوگی اور وہ پاکستان کے پورے شہری نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان کو مسلمانوں کے مساوی حقوق حاصل نہیں ہوں گے قانون سازی میں ان کی کوئی آواز نہیں ہوگی۔ قانون کے نفاذ میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا اور انہیں سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات درست ہے تو بتائیے کہ وہ مسلمان غریب جو ہندوستان میں رہ رہے ہیں آپ کے نزدیک ان سے اگر یہی سلوک ہندوستان کی حکومت کرے اور منو کی شریعت ان پر نافذ کرنے کی کوشش کرے تو ان کو یہ حق ہوگا کہ نہیں ہوگا؟ چنانچہ اس کا جواب مولانا حامد بدایونی صاحب نے یوں دیا۔

"پاکستان میں غیر مسلم نہ تو شہری ہوں گے نہ انہیں ذمیوں یا معاہدوں کی حیثیت حاصل ہوگی۔"

سید محمد احمد صاحب قادری نے فرمایا

"ہندوؤں کو جو ہندوستان میں اکثریت رکھتے ہیں ہندو دھرم کے ماتحت مملکت قائم کرنے کا حق ہے ہم یہ تسلیم کرتے ہیں اور اگر اس نظام حکومت میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کریں تو ان پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا"

اس لئے سبب ہندوستان میں مسلمانوں کا قتل عام ہو یا فلسطین میں مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا جائے یا دنیا کے جس حصے میں مسلمانوں پر قیامت توڑی جائے ان مسلمان کہلانے والے علماء کی زبان سے آپ کوئی ایسا کلمہ نہیں سنیں گے جس سے اظہار نفرت تو درکنار دکھ کا اظہار ہی ہوتا ہو۔ ایک لفظ بھی کبھی یہ نہیں بولتے کہ ہمیں کوئی تکلیف ہوئی ہے اور ہندوستان میں جو کچھ ہوتا ہے اس سے بے نیاز ہیں کیونکہ خود یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب ہم یہ کر رہے ہیں تو جائز بات ہے کہ ان کو بھی یہ حق ہے اس لئے ہم یہاں جو زور چلے گا لگائیں گے۔ اور ان کا جو زور وہاں چلے مسلمانوں کے اوپر وہ بے شک کرتے چلے جائیں۔

مولانا مودودی صاحب سے بھی عدالت نے یہی سوال کیا تو مولانا مودودی صاحب نے فرمایا یہ اس رپورٹ کے صفحہ ۲۴۵ پر ہے۔

"یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا" (بے شک منو کی شریعت وہاں نافذ کر دیں مسلمانوں پر اور ان سے شودروں کا سلوک کریں کہتے ہیں کوئی اعتراض نہیں) "کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے کوئی فرق نہیں پڑتا ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیئے جائیں۔"

یہ ایجنٹ ہیں غیر ملکوں کے اور غیر طاقتوں کے یا ہم ایجنٹ ہیں؟ جنہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے ہر خطرے میں

صفِ اول کی قربانیاں

پیش کی ہیں عالم اسلام میں کہیں مسلمانوں کو کوئی دکھ پہنچے کوئی تکلیف پہنچے تو سب سے زیادہ چوٹ احمدی کے دل پر پڑتی ہے اس کو پہنچتی ہے۔ اور ان کا یہ حال ہے کہ ہندوستان کے کروڑ مسلمانوں جو پاکستان کی کل آبادی سے بھی زیادہ تعداد رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہمارے کان پر جوں بھی نہیں رینگے گی ہمارا کوئی رونگٹا کھڑا نہیں ہوگا۔ ہمارا دل نہیں دکھے گا۔ ہمارا جگر خون نہیں ہوگا جو اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں پر ظلم سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی جو ان سے منو شاستر والا سلوک کیا جائے جو غیر ہندوؤں سے کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ اور مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے تو اعداد و شمار بھی ظاہر کئے جو ان کے نزدیک غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے ہیں۔ چنانچہ وہ منبر پر نعرے کہتے تھے کہ یہ ہمارے اعداد و شمار یہ ان کے ہی اعداد و شمار ہیں۔ لیکن اس سے آپ اندازہ کر لیں کہ کتنی بڑی تعداد مسلمانوں کی وہ سمجھتے ہیں کہ غیر مسلم طاقتوں کے نیچے بس رہی ہے اور ان سے کیا سلوک ہوگا اس کے نتیجہ میں جو یہاں مسلمان مملکتوں میں غیر مسلموں سے کریں گے۔ مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری فرماتے ہیں۔

"باقی ۴ کروڑ کو اپنی تقدیر کا خود فیصلہ کرنا چاہئے"

ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم تو انسانی حقوق غصب کرنے کے لئے مامور کئے گئے ہیں۔ ہم تو کریں گے انسانی حقوق غصب

اب منو کے قوانین سن لیجئے وہ کیا ہیں جن کے متعلق مولانا مودودی اور عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور حامد بدایونی صاحب کہتے ہیں کہ بے شک چلیں مسلمانوں پر ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ منو جی ویدوں کی رو سے فرماتے ہیں کہ:-

"اگر دلی کی دختر سے کوئی شریف برہمن وغیرہ زنا کر بیٹھے تو کوئی

دوش کی بات نہیں !

یعنی غیر ہندو یا چھوٹی ذات والا ذلیل کہلاتا ہے۔ اگر کوئی ہندو عورتوں کی بے حرمتی کرے یہ ان کے نزدیک تو کوئی بڑی بات نہیں، ہے کسی قسم کا مواخذہ نہیں اور مولانا مودودی صاحب اور عطاء اللہ شاہ بخاری اور حامد بدایونی یہ سمجھ رہے ہیں کہ اگر مسلمان عورتوں سے ہندوستان میں یہ سلوک ہو تو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہمارے دل کی دھڑکنیں تیز نہیں ہوں گی۔ ہم اور کچھ نہیں تو خون کے آنسوؤں سے رو دیں گے بھی نہیں کیا۔ فرق پڑتا ہے امت محمدیہ کی طرف منسوب ہونے والوں کے ساتھ یہ ذلیل سلوک کیا جا رہا ہو۔ ہمیں تو خون بہانا ہے ہم تو بہرحال غیر مسلموں کے حقوق چھین کے رہیں گے۔ فرماتے ہیں۔ یہی منو صاحب کی زبان میں میں بتاتا ہوں اب آپ کو۔ منو کی ... میں لکھا ہے کہ :-

"برہمن خواہ کتنے ہی بڑے جرم کا مرتکب ہو ہرگز قتل نہ ہونا چاہیئے برہمن کے قتل کے برابر کوئی گناہ نہیں۔ پہنچی ذات کی لڑکی کو اپنی زوجیت میں لا سکتا ہے اور اگر کسی نیچ ذات کے پاس سونا چاندی یا کوئی خوبصورت چیز ہو تو برہمن اسے بھی اپنے تصرف میں لا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی نیچ ذات ایسا فعل کرے تو چاہئے کہ اسے قسم قسم کی ایذا دے کر مار دیا جائے۔ ایسا ہی اگر برہمن کسی شودر کو دید پڑھتا ہوا سن پائے تو اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اور جستی ڈال دیا جائے ۔"

آج کل جو یہ شریعت نافذ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ قرآن کریم سے تو نہیں لی انہوں نے یہ بہرحال کیونکہ

قرآن تو ایک عظیم کتاب ہے۔

انسانی شرف کو قائم کرنے والی، مساوات کی علمبردار اس سے بڑھ کر رحمت کی تعلیم دینے والی اس میں تو کوئی ایسی تعلیم نہیں ہو سکتی لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ منو سے انہوں نے یہ شریعت لے لی ہے اور منو کی تعلیم کو وہاں یہ مسلمانوں کے خلاف اور یہاں بھی مسلمانوں کے خلاف نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر یہ لکھا ہے کہ

"اگر اونچی ذات کا ہندو اپنی حاجت کی چیزیں کسی ویش یا شودر کے گھر سے خود چرا لے (شودر کا لفظ یاد رکھئے ہندو شریعت کے مطابق ہر غیر ہندو بھی شودر ہے اور جو جو قوانین شودر سے اوپر لگتے ہیں وہ سارے ہر غیر ہندو پر لگیں گے) ویش یا شودر کے گھر سے خود چرا لے یا چوری کروالے بادشاہ کو ایسے مظلوم کی فریاد کو نہیں پہنچنا چاہیئے۔ شودر کی مکتی اسی میں ہے کہ برہمن کی خدمت کیا کرے......"

اب دیکھ لیجئے کہ عیسائیوں کا ایجنٹ کون ہے اور ہندوؤں کا ایجنٹ کون ہے۔ اور غیر مذاہب کا کون اور غیر طاقتوں کا ایجنٹ کون ہے۔ وہ سیدیں کھینچ کر کھا جانے والے، وہ مسلمان عورتوں کی عزت و ناموس سے ایسے بے پرواہ کہ ان پر کسی قسم کا بھی ظلم ہو جائے کہتے ہیں ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ لوگ جو مسلمانوں پر گولیاں چلانے والے تھے استعماری طاقتوں کے حکموں کے نتیجے میں وہ لوگ جنہوں نے ہمیشہ اسلام کے مقابل پر عیسائیت کی تائید کی اور عیسیٰ کی زندگی کو ثابت کرنے کے لئے جو وقف ہوئے پڑے ہیں صدیوں سے یہ وہ لوگ ہیں جو استعماری طاقتوں یا اسلام دشمن طاقتوں کے ایجنٹ کہلا سکتے ہیں یا وہ جماعت احمدیہ جس نے ہمیشہ اپنی ہر چیز

اسلام کی عزت کی خاطر

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے کو سربلند کرنے کی خاطر داؤ پر لگائی اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی تردد اختیار نہیں کیا۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ وہ مسلمان جن کو خود مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ ان پر انتہائی مظالم ہو رہے ہوں ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن پر الزام لگاتے ہوئے اور گندا اچھالتے ہوئے ان کی زبانیں نہیں تھکتی

نہیں تھیں۔ ان کے دلوں کی یہ کیفیت تھی کہ اپنے وقت کے مخالفین کے متعلق بھی جو اسلام کے دعویدار تھے جو مسلمان ہونے کے دعویدار تھے فرماتے ہیں کہ

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٔ حبّ پیمبرم

کہ یہ مجھے گالیاں دینے والے مجھے کافر قرار دینے والے، مجھے مرتد کہنے والے مجھے دجّال کہنے والے، جن کے نزدیک میرا خون مباح ہو گیا ہے میری ماننے والوں کا خون مباح ہو گیا ہے جن کے نزدیک ہماری عزت کی کوئی قیمت نہیں ہماری املاک کی کوئی قیمت ہے نہ ہماری جان کی کوئی قیمت ہے۔ اے خدا! ان کے پیچھے میں بددعا نہیں کرتا۔ کیوں نہیں کرتا؟ اس لئے کہ میں اپنے دل کو توجہ دلاتا ہوں۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار

اے میرے دل اس طرف بھی تو نگاہ کر کہ تیرے محبوب آقا میرے محمد مصطفیٰ کی یہ محبت کے دعویدار تو ہیں چھوٹے سہی، ان کا ایمان کیسا ہی کمزور کیوں نہ ہو لیکن ایمان کے دعویدار تو ہیں۔ مشرک ہیں تو ہوں لیکن اے میرے دل! تو ہمیشہ اس بات کی لاج رکھنا کہ اس قوم کے لئے کیونکہ میرے محبوب میرے معشوق میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا یہ دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں اس لئے ان کے خلاف کبھی بددعا نہیں کرنی۔

یہ ہے کردار اسلام کا ... اسلام کے ہمدرد اور اسلام کی خاطر ... اسلام کے فدا ہونے والا۔

کیسا کردار ہے جو یہ پیش کریں گے قیامت تک

دل خدا کے حضور کہ اسلام کی خاطر اسلام کے دفاع میں ہم نے یہ کیا کہ جب ابھی مسلمان علماء مسلمان مفکرین نے حق بات کہنے کی خاطر جرأت نہیں کی۔ حق بات کہنے سے وہ گریز کیا کرتے تھے اس وقت تک تو بانی احمدیت کی ایک ادھ کتاب تحریر کر رہے تھے یہ اپنے ہاتھوں سے اس وقت تک تو مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے قلموں سے بھی یہ بات نکلی جاتی تھی کہ اسلام کے دفاع میں سب سے زیادہ شاندار لڑنے والا اگر کوئی پیدا ہوا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ آپ کہیں گے دعوے سے پہلے کی بات ہے مولوی محمد صاحب نقشبندی کا جو حوالہ میں نے پیش کیا ہے وہ تو دعوے سے پہلے کی بات نہیں وہ تو دعوے کے بہت بعد کی تحریر ہے ایک اور تحریر بھی میں ایک مشہور مسلمان عالم دین اور سیاسی شخصیت کی آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس سے آپ اندازہ کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد کیا تھا اور اس سے آپ نے کس طرح نیز حاصل فرمایا۔ وہ کہتے ہیں :-

"غرض مرزا صاحب کی یہ خدمات آنے والی نسلوں کو گراں بار احسان رکھیں گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ ان کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے۔"

پس آج میں مسلمانانِ پاکستان کو اور مسلمانانِ عالم کو مولانا ابوالکلام آزاد کے اس حسنِ ظن کی یاد دلاتا ہوں۔

میں تمہیں یاد دلاتا ہوں

کہ تمہارے ہی ایک رہنما نے تم سے یہ حسنِ ظن رکھا تھا اور اس کا اظہار کیا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ اگر تمہاری رگوں میں اسلام کی حمیت اور غیرت موجود ہے اور اگر تمہاری رگوں میں اسلام کی حمیت کا زندہ خون دوڑ رہا ہے تو جب تک یہ خون زندہ رہے گا اس وقت تک تم مجبور ہو گے حضرت مرزا صاحب کی اسلامی خدمات کے اعتراف کرنے پر اس وقت تک تمہاری زبانیں یہ تسلیم کرنے پر پابند کر دی جائیں گی بلکہ مجبور کی جائیں گی کہ اسلام کے دفاع میں جو لٹریچر جو خدمات حضرت مرزا صاحب نے کی ہیں ویسی خدمات کہیں اور کبھی کسی کو نظر نہیں آئیں جب تک تمہارا حمایتِ اسلام کا جذبہ تمہارے شعارِ قومی کا عنوان رہے گا۔ (باقی ملاحظہ ہو صفحہ ... پر)

قرآن مجید پر پابندی اور اشتعال کا مطالبہ؟

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

یہ خبر نہایت ہی رنج و غم کے ساتھ سنی گئی کہ چند بدبختوں نے قرآن مجید پر پابندی عائد کرنے کے لئے کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن داخل کی ہے۔ اس شرانگیز مطالبہ سے دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے دل شدید طور سے مجروح ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے مختلف اطراف میں اور بنگلہ دیش میں اس سلسلہ میں جو فوری ردعمل ہوا ہے وہ اس عالمگیر بے چینی کی ایک مختصر جھلک ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے اس قسم کے ناساعد حالات کی روک تھام کے لئے اس رٹ کو ابتدائی مرحلہ پر ہی خارج کر کے نہایت عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔

قرآن کریم ایک آسمانی کتاب ہے۔ ایک پیغام الٰہی ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ لہٰذا ہمارا ایمان ہے کہ وہ ایسے ناعاقبت اندیشوں کے ناپاک ہاتھ اس مقدس صحیفہ الٰہی پر پڑنے کا قطعاً موقعہ نہیں دے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ کہ ہم نے ہی اس کتاب کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ پچھلے چودہ سو سال سے زائد عرصہ سے خدا تعالیٰ نے اس کتاب کو ہر قسم کی ناپاک دستبرد سے محفوظ کر رکھا۔ جس طاقت نے بھی اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی وہ نہ صرف ناکام و نامراد ہوئی بلکہ اس کی دھجیاں بکھر کر رہ گئیں۔ قرآن مجید کی حفاظت اور اس کا دفاع خدا تعالیٰ خود فرمائے گا۔ اس لئے وہ کسی بھی عدالت کے فیصلہ کا محتاج نہیں ہے۔

حقیقت جہاد

قرآن مجید میں جہاد اور قتل کفار کے متعلق جو تعلیمات ہیں، ان کا مفہوم سمجھنے میں غلطی کھا جانے اور اپنی جھوٹی شہرت کی خواہش کی بناء پر ہی ان بدقسمتوں کو قرآن کریم کے خلاف ایسا ناپاک اقدام کرنے کی جرأت ہوئی ہے نیز اس قسم کے ظالمانہ اقدام کی ایک وجہ جہاد کے بارے میں عامۃ المسلمین کا غلط تصور اور غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ جہاد کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ غیر مسلموں کا اندھا دھند قتل عام کیا جائے۔ لفظ جہاد اپنے اندر نہایت عالمگیر اور وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ یہ لفظ جُہد سے مشتق ہے جس کے معنے مشقت برداشت کرنے کے ہیں۔ قرآن مجید کی اصطلاح میں جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ جہاد اکبر ۲۔ جہاد کبیر ۳۔ جہاد صغیر۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدۂ نفس کو جہاد اکبر کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ جیسا کہ غزوۂ تبوک سے واپسی پر آپ نے فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ کہ ہم جہاد اصغر یعنی جنگ سے واپس آ رہے ہیں اور اب جہاد اکبر یعنی مجاہدۂ نفس کی طرف جا رہے ہیں۔ نیز فرمایا۔ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ یعنی حقیقی مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔

دوسرے درجہ پر جہاد کبیر ہے۔ اس جہاد سے مراد تبلیغ ہدایت اور اشاعت اسلام ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔ یعنی مخالفین کو اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے دعوت دیا کرو اور موقعہ محل کے مطابق ان سے گفتگو کرو اور مخالفین سے بحث کرنے کا جو طریق ہے یعنی محبت اور نرمی سے، زد اور ترش کلامی اور سختی سے پرہیز کرو۔ پس دشمن کے سامنے حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ مجادلہ حسنہ کرنے کا نام جہاد کبیر ہے۔

تیسری قسم جہاد کی جہاد صغیر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے چند شرائط رکھی ہیں۔ ان شرائط کی موجودگی میں ہی جہاد صغیر جس کو عرف عام میں جہاد بالسیف کہتے ہیں کرنے کی اجازت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا (الحج) یعنی جن پر بلاوجہ ظلم کیا جا رہا ہے ان کو مدافعت کے لئے جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے صرف اس لئے نکالا گیا تھا کہ انہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو عیسائیوں کے گرجے، یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں خدا تعالیٰ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دی جاتے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے جہاد صغیر کی ضروری شرائط بیان فرمائی ہیں۔ اس سلسلہ میں اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم صرف ان لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس کے سب احکام کی اطاعت اور کل اقسام عبادت سے منع کرتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو ناحق جنگ کرتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور مخلوق خدا کو جبر اور زبردستی سے اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور نور اسلام کو بجھانا چاہتے ہیں اور لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ اور مومنوں پر واجب ہے کہ اگر وہ اپنے بدعمل سے باز نہ آئیں تو ان سے جنگ کریں۔"
(ترجمہ نور الحق حصہ اول ص۴۵)

اس قسم کی مدافعانہ جنگ کی ہر مذہب اجازت دیتا ہے۔ چنانچہ شری کرشن جی مہاراج نے اپنی آمد کی بہت بڑی غرض ادھرم کو وناش کرنا بیان فرمائی ہے۔ نیز فرمایا

परित्राणाय साधूनां
विनाशाय च दुष्कृताम्

یعنی پاکوں کی حفاظت اور بدکرداروں کی تباہی میرا مقصد ہے۔ اسی طرح مہابھارت جنگ کے موقعہ پر شری کرشن جی مہاراج اپنے ساتھی ارجن کو جب کہ وہ جنگ کرنے سے پہلو تہی کر رہے تھے نصیحت کرتے ہوئے اور انہیں جنگ پر آمادہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

कुतस्त्वा कश्मलमिदं
विषमे समुपस्थितम् । अनार्य-
जुष्टमस्वर्ग्यमकीर्तिकरम्
अर्जुन ॥ क्लैब्यं मा स्म गमः
पार्थ नैतत्त्वय्युपपद्यते
क्षुद्रं हृदयदौर्बल्यं
त्यक्त्वोत्तिष्ठ परंतप ॥

یعنی اے ارجن! آریوں کے لئے نامناسب جنت میں جانے سے روکنے والی اور حصول شہرت میں مانع یہ حالت اس نازک وقت پر تجھے کہاں سے حاصل ہوئی؟ اے ارجن! تو نامردی نہ دکھا۔ یہ صفت تیرے لئے لائق نہیں۔ تو بزدلی کو چھوڑ کر دشمنوں کے خلاف کمربستہ ہو۔ اور جنگ کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھ!
(بھگوت گیتا ۲:۲، ۳)

آگے چل کر کہتے ہیں:-

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न
विकम्पितुमर्हसि । धर्म्याद्धि
युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत्क्षत्रियस्य
न विद्यते ॥ यदृच्छया चोपपन्नं
स्वर्गद्वारमपावृतम् । सुखिनः
क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते
युद्धमीदृशम् ॥

اپنے مذہب کے معاملہ میں تو تزلزل کیوں؟ ایک بہادر شخص کے لئے جنگ یعنی دھرم یدھ سے بڑھ کر کوئی بہادری کا کام نہیں۔ ایسے دھرم یدھ کے ذریعہ صرف بہادر لوگ ہی جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ (بھگوت گیتا ۲: ۳۱، ۳۲)

اس کے بعد فرماتے ہیں:-

اگر تو اس دھرم یدھ سے پہلو تہی کرے گا تو یاد رکھ تو اپنے دھرم کو بھی اور شہرت کو بھی کھو دے گا۔ اور گنہگاروں میں شمار کیا جائے گا۔ اور لوگ ایک عرصہ دراز تک تجھے بدنام کرتے رہیں گے۔ ایک معزز شخص کے لئے بدنامی موت سے بدتر ہے۔ لوگ سمجھیں گے کہ تو ڈر اور بزدلی کی وجہ سے جنگ سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔
(۲: ۳۳-۳۵)

اے ارجن۔ اگر تو اس جنگ میں مر گیا تو مرنے کے فوراً بعد تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اگر جیت گیا تو اس زمین پر حکومت کر سکے گا۔ لہٰذا تو جنگ کے لئے پوری بہادری کے ساتھ کھڑے ہو جا۔ سکھ دکھ۔ نفع نقصان۔ جیت ہار وغیرہ کو برابر جانتے ہوئے جنگ میں گھس جا۔ اس سے تجھے گناہ سے نجات مل سکتی ہے۔ (۲: ۳۷، ۳۸)

پس شری کرشن جی مہاراج نے ارجن کو دھرم یدھ

کے لئے برانگیختہ کرتے ہوئے جنگ کو جنت اور گناہ سے نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے اسی طرح حضرت یسوع مسیح اپنی آمد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کر دوں۔ اور آدمی کے دشمن اس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔"

(متی باب ۱۰ آیتیں ۳۴ تا ۳۷)

غور طلب امر یہ ہے کہ کیا انجیل کی ان تعلیمات کی موجودگی میں سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر قرآن مجید میں جہاد کے احکام کی موجودگی کی وجہ سے اس پر اگر اعتراض اور پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو کیا بھگوت گیتا میں یدھ کرنے کی جو تعلیم اور بچّوں کی موجودگی ہے یا بائیبل میں حضرت عیسیٰ کی زبانی جو تعلیم پائی جاتی ہے کیا ان کی بناء پر ہر دو کتب سماوی پر بھی وہی اعتراض عائد کیا جائے گا۔؟

حقیقت یہ ہے کہ خدائی احکام نہ سمجھنے کی وجہ سے کوتاہ بینوں اور کم ظرفوں کی طرف سے ہی اس قسم کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت ان بدقسمتوں سے کوسوں دور ہے۔ اگر مختلف ویدوں اور ان کی تعلیمات کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی کہ قرآن مجید کی نسبت یہ کتابیں بدرجہ اولیٰ و اتم حکم امتناع و پابندی کے لائق ہیں۔

بہرحال قرآن مجید وہ عظیم خاتم کتب سماوی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت اور دنیا کی جسمانی و روحانی رہنمائی کے لئے حضرت خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے نازل فرما کر اس کی تا قیامت حفاظت و تواتر کی ذمہ داری خود اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ لہٰذا اس پر ہاتھ ڈالنے کی ساری دنیا کی کسی طاقت کو حاصل نہیں ہے!

اللہ تعالیٰ سارے جہان کو انوارِ قرآنی سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے
(مسیح موعود)

خریداران بیرون سے گزارش

ہفت روزہ "بدر" چونکہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کی ملکیت ہے۔ اس لئے غیر ملکی زرمبادلہ سے متعلق نئے بینک قواعد کی روشنی میں بیرون ملک سے موصول ہونے والے چندہ وامانت اخبار کی رقوم پر مشتمل تمام چیک، انٹرنیشنل منی آرڈرز، بینک ڈرافٹ اور پوسٹل آرڈرز اصولی طور پر صرف "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام سے ہی جاری ہونے چاہئیں۔ امید ہے کہ غیر ملکی خریداران و معاونین بدر آئندہ اس نوع کی رقوم ارسال کرتے وقت اس امر کا بطور خاص خیال رکھیں گے۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

دورہ ... مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ ...

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ ... مؤرخہ ... سے ... کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کریں گے ... رسیدات ... حسب ضابطہ ... ارسال کریں گے۔ امید ہے کہ عہدیداران جماعت، مبلغین و معلمین کرام حسب ضرورت تعاون فرمائیں گے۔

دیودرگ، ... بلاری، ... سمبڑ، ... بنگلور، ... سائنگا ... ، ... منگلور ...

وکیل المال تحریک جدید قادیان

تقریب شادی و رخصتانہ

قادیان ... (جون) — آج بمکان مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش کی ... عزیزہ رفعت سلطانہ سلمہا ... اور مکرم نور الدین صاحب صدیقی آف میرٹھ کے بیٹے مکرم قمر محمود صاحب ایم اے کی تقریب شادی بفضلہ تعالیٰ حسن و خوبی کے ساتھ عمل میں آئی۔ بارات جو گیارہ افراد پر مشتمل تھی قریباً ساڑھے تین بجے سہ پہر قادیان پہنچی۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان کرنے سے پہلے موقعہ کی مناسبت سے ایک بصیرت افروز مسنون خطبۂ نکاح ارشاد فرمایا۔ اجتماعی دعا کے بعد بارات مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش کے مکان پر پہنچی۔ جہاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی معیت میں بارات کا استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر بھی ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی کی تلاوت کلام پاک اور عزیز سید کلیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ کی نظم خوانی کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔ دوسرے روز قریباً دو بجے دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔ اور بارات واپس میرٹھ کے لئے روانہ ہوئی۔ اس موقعہ پر بھی حضرت امیر صاحب نے ازراہِ شفقت اجتماعی دعا کروائی۔

خوشی کے اس موقعہ پر مکرم نور الدین صاحب صدیقی نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچاس روپے اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں نے اعانت بدر میں بیس روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھما اللہ تعالیٰ خیراً۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

درخواست ہائے دعا

• مکرم سیٹھ یوسف احمد صاحب الٰہ دین سکندر آباد ان دنوں بیمار ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے • مکرم شیخ ابراہیم صاحب ساکن نواب پیٹ ضلع محبوب نگر (آندھرا) مختلف مدات میں بیس روپے ارسال کر کے اپنے بیٹے عزیز شیخ چاند سلمہ کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی، صحت و سلامتی اور جماعت کے لئے مفید وجود بننے کے لئے • مکرم ظہور احمد خان صاحب مانلو (کشمیر) اپنی بیٹیوں عزیزہ نزہت ظہور، عزیزہ انجم ظہور اور عزیزہ رخسانہ ظہور کے امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے • مکرم شکیل احمد صاحب ساکن سیشہ (کشمیر) اپنی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے • مکرم الطاف احمد شاہ صاحب اندر ...

ایڈمنٹن کینیڈا میں ... (بقیہ صفحہ ۲)

ایک کینیڈین معمر خاتون نے کہا کہ جرمن فلاسفر نٹشے نے لکھا ہے کہ خدا نہیں ہے اور اگر تھا بھی تو مر چکا ہے۔ لیکن آپ کی آج کی میٹنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ لازماً خدا موجود ہے۔ ورنہ مذہب کے نام پر اتنے زیادہ لوگ ہرگز جمع نہ ہوتے۔

میٹنگ سے قبل بعض لوگ کئی دن پوری کوشش کرتے رہے کہ یہ فنکشن کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے ہمارے سیکرٹری کو فون کئے کہ تم کون ہوتے ہو اسلام کے متعلق بولنے والے؟ آپ یہاں چند ایک رہتے ہو لیکن ہمیں مصیبت میں ڈالا ہوا ہے۔ آپ سے نپٹ لیا جائے گا۔ بعض لوگوں نے سکھ اور عیسائی مقررین کو فون کیا کہ آپ تقریر نہ کریں کیونکہ یہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سے کیا غرض ہے؟ بلکہ تمام مقررین نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی امن کوشش کو سراہا اور مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے اس بارہ میں پہل کی ہے اور حقیقت ویسا ہی فضا قائم کرنے میں مثالی کردار ادا کیا ہے۔

ہمارے بعض اسلامی بھائیوں کی مخالفت اور ہماری تعداد تھوڑی ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے غیرت دکھاتے ہوئے اپنے فرشتوں کے ذریعہ لوگوں کو کھینچ کر لایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سمپوزیم کی کامیابی کے سلسلہ میں جماعت کے تمام دوستوں نے بہت محنت سے کام کیا اور داعین الی اللہ بنتے ہوئے رات دن ایک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور ہمیں مؤثر رنگ میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان لوگوں کے سینے حق کو قبول کرنے کے واسطے کھول دے۔ آمین۔

مکرمہ بشریٰ اختر صاحبہ ساکن میندھر ... امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ)

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

★ مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۵ کو بعد نماز عصر الٰہ دین بلڈنگ میں جلسہ یوم خلافت مکرم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی تلاوت اور مکرم مسعود احمد صاحب شرقی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار یوسف احمد الٰہ دین، مکرم مولوی حمید الدین شمس صاحب مبلغ حیدرآباد اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ مکرم محمد خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینگاڑی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۵ کو بعد نماز ظہر مکرم محمد ابراہیم صاحب کی زیر صدارت "یوم خلافت" کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد خان، مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب، مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

★ مکرم سی۔ ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۳۱؍۵؍۸۵ کو بعد نماز جمعہ مکرم ڈاکٹر پی سید محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ مکرم سی برکت اللہ صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرالہ، خاکسار سی ایچ عبد الرحمٰن اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۵ کو بعد نماز عصر مسجد بی بی بازار میں جلسہ یوم خلافت مکرم سیٹھ غلام احمد صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم منظور احمد صاحب نے کی۔ اور نظم مکرم مولوی شمس الدین صاحب مرحوم (ابو الفضل) کا خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انسپکٹر معلم وقف جدید، مکرم مولوی محمد عبد الحمید صاحب بی ایس سی اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر اجتماعی

افطار اور تناول طعام کا انتظام عزیزہ ... صاحبہ نے کیا۔ جزاھا اللہ تعالیٰ خیراً۔

★ محترمہ فرحت الٰہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ مقامی کے جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۷؍۵؍۸۵ کو بعد نماز جمعہ الٰہ دین بلڈنگ میں منعقد کیا۔ عزیزہ مبارکہ نصرت صاحبہ نے مع ترجمہ و تشریح آیت استخلاف کی تلاوت کی۔ عزیزہ صالحہ عقیقہ نے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے اخبار بدر سے ایک نظم پڑھ کر سامعات کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد محترمہ امۃ القدوس یاسمین صاحبہ، عزیزہ مسرت زرین صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ اختر سلطانہ صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ کارروائی کے اختتام پر بہنوں سے دینی معلومات کے سوال پوچھے گئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ حاضری اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

★ محترمہ مہر النساء صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کینڈرہ پاڑہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۵ کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ کینڈرہ پاڑہ میں زیر صدارت محترمہ فضل النساء یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت محترمہ نور جہاں صاحبہ نے کی۔ نظم محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ محترمہ شکیلہ نازنین صاحبہ، محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ انجم آرا بیگم صاحبہ بدر اور شمیمہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج اڑیسہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۶؍۵؍۸۵ کو مکرم میراں شاہ صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم نعیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد صاحب صدر نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم منصور احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم مولوی محمد علی صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم قیصر محمود کی طرف سے افطاری اور پر تکلف

کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

★ مکرم مولوی نذیر احمد ... صاحب مبلغ سلسلہ ... تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۵ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم بہار روشن صاحب نے کی۔ مکرم اسد اللہ خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ اس کے بعد حضور پرنور کی کیسٹ احباب کو سنائی گئی۔

★ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ انچارج اڑیسہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۸؍۵؍۸۵ کو احمدیہ مسلم مشن اٹاکہ میں بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم فضل حسین صاحب کی تلاوت اور مکرم عبد الحفیظ صاحب کی نظم کے بعد مکرم عبد الباری صاحب، مکرم فہیم احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور دعا جلسہ برخواست ہوا۔

★ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ بھاگلپور تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷ مئی کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ تاتار پور میں مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم ... احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم محمد مبین خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار اور صاحب صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ چارکوٹ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب نائب ناظر اور خاکسار نے یوم خلافت کے سلسلہ میں تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ... تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۵ کو بعد ... مکرم سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد ... غلام نے اخبار بدر سے مضامین پڑھ کر سنائے۔ ... اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اعلانات نکاح

(۱) مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۰؍۵؍۸۵ کو مسجد مبارک میں عزیزم ڈاکٹر محمد اقبال ... ابن مکرم عبد الغفور صاحب گنائی ساکن ... کا نکاح عزیزہ نصرت آراء صاحبہ بنت ... کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔
خاکسار ... قادیان

(۲) مورخہ ۲؍۶؍۸۵ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر جائیداد ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کا نکاح محترمہ منیرہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد انور صاحب انصاری ساکن راٹھ (یوپی) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ نے اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ایڈیٹر)

(۳) مورخہ ۲؍۶؍۸۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے برادرم مکرم مولوی ... الیاس احمد صاحب جلیل مبلغ سلسلہ بمبئی ابن مکرم محمد یاسین صاحب ... ساکن حیدرآباد کے نکاح کا اعلان مبلغ ... ہزار ایک صد روپیہ حق مہر پر عزیزہ امۃ القدوس ... بنت مکرم بشیر ... احمد صاحب ... یادگیری کے ساتھ فرمایا۔

(۴) مورخہ ۲؍۶؍۸۵ کو ہی بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ صدیقہ بیگم سلمہا بنت مکرم فیض احمد صاحب ... مرحوم یادگیری کا نکاح برادرم مکرم محمد منور صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بشیر صاحب گجراتی درویش مرحوم کے ساتھ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں ... بھی ... صاحب کی طرف سے ... ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔
(خاکسار بشارت احمد ... قادیان)

قارئین سے ہر دو نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ادارہ
بدر

... اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو نظارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا گیا ہے۔ سو ایسے مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۳۸۰/- روپے تک ہے۔ لیکن احباب کی خواہش ہو کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

بیرونی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگائیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی، تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا ہے۔

یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ امیدوار

★ ——— میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
★ ——— سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔
★ ——— قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
★ ——— اردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو امیدوار کی تعلیمی، دینی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ اس وقت ماہانہ وظیفہ کی شرح ۱۳۲/- روپے ہے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۵ء تک شروع ہو جائے گی۔ امیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں۔ اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۵ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ فائنل منظوری سے قبل امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ جس کے لئے امیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع پر بھجوانے کی کوشش کریں واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

بقیہ خطبہ جمعہ

مولانا ابوالکلام آزاد کے نزدیک اگر عظمت کی حسب ایک تمہارا شعار قطعی اسلام کی حیثیت ہے تم مرزا صاحب کے متعلق یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ عیسائیت کے خلاف جو ایک کامیاب جہاد کیا ہے مسلمانوں کی طرف سے وہ اس قادیان سے پیدا ہونے والے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہے اور صف اول میں کیا ہے۔ پہلے آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے مجاہدین میں سے ہیں۔

پس میں تم سے یہ پوچھتا ہوں اور ہر احمدی تم سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ وہ زندہ خون کیا ہوا۔ اس حیثیت اسلامی پر کیا بنی کہ آج تم بالکل الٹ باتیں کر رہے ہو آج عیسائیت کے مقابل پر اسلام کے سب سے بڑے پہلوان کے خلاف تم یہ الزام لگا رہے ہو کہ عیسائیت نے اپنے مفاد کی خاطر اس پودے کی آبیاری کی تھی انگریز کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے کہاں گئیں وہ تمہاری غیرتیں کہاں گیا وہ تمہارا زندہ خون! کبھی غور کرو اور کبھی سوچو یہ خون کس نے چوس لیا بسا اوقات ایک ویمپائر کی باتیں ہم سنتے ہیں ایک ایسی چمگادڑ کے قصے سننے میں آتے ہیں یہ جو انسانی رگوں کے ساتھ چمٹ کر ان کا خون چوس لیا کرتی ہے جوانوں کی گردن میں اپنے نیچے میں پیوست کر کے اپنے دانت انسان کی رگ جان میں گاڑ کر انسانوں کا خون چوس لیا کرتی ہے۔

وہ کونسی چمگادڑ ہے

وہ کونسی ظالم ویمپائر ہے۔ جو آج تمہاری رگوں میں اپنے دانت گاڑے ہوئے ہے۔ اور اسلامی حمیت کا خون چوس رہی ہے اور تمہیں اس کا احساس نہیں ہو رہا اگر یہ خون آج بھی تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہو۔ تو خدا کی قسم تم حضرت مرزا صاحب پر طعن کرنے کے بجائے ہمیشہ رحمتیں بھیجتے چلے جاؤ گے ہمیشہ درود پڑھو گے اسلام کے ان مجاہدوں پر جنہوں نے اپنی جان اپنی عزت اپنے مال، اپنی اولاد لپنے ماں باپ سب کچھ قربان کر دیئے۔ صرف ایک امید لے کر اٹھا مر گئے ایک ہی امید لیکر جیا مر گئے ایک امید کو پورا ہونے کی آرزو دیکھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا کہ کاش دنیا سے عیسائیت کی تعلیم ہمیشہ کے لئے مٹا دی جائے۔ ایک ہی تعلیم ہو جو میرے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ کی تعلیم ہو ایک ہی کتاب ہو جو میرے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ کی کتاب ہو اور ایک ہی رسول ہو جو عزت سے یاد کیا جائے یعنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم۔ آج یہ تمہارے نزدیک اسلام کا سب سے بڑا غدار ہے اور وہ تم وہ تم جو مسلمانوں کی رگ حمیت کا خون چوس رہی ہو تم اسلام کے ایک بطل جلیل ہو کے دنیا کے سامنے پیش ہو رہے ہو۔

خدا کی قسم تمہارا یہ دھوکہ نہیں چلے گا

ہم نہیں چلنے دیں گے۔ ہم دنیا کو دکھا کے چھوڑیں گے کہ غدار کون ہے۔ اور اسلام کا مجاہد اول کون ہے ———؟

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

نورِ دل جاتا رہا اک رسم دیں کی رہ گئی ؛ پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلح دیں کیا بکار

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر اِن اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-
● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹرکٹس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA.
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389 ٹیلیفون BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں"
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"
(فتح اسلام ص تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل
نمبر ۲-۵۰-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001

ہر قسم ہر ماڈل کے
موٹرکار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE:- OFFICE:- 800
RESI:- 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MUHAMEDALI CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور نیلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہیٹ پرس۔ منی پرس۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۳۷۱۶

بصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ ہیجین ڈیلرز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گلڈ الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C. B. CANNANORE - 670001.

H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12, CANNANORE - 4498.

حیدر آباد دکن

فون نمبر - 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۷-۱-۴۸۲ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

"ALLIED" ٹیلیگرام — فون نمبر - 42916

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرش بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۳/۳/۳۴ نمبر ۳/۳/۳۴ غوث گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے"

(الوصیت صفحہ ۱۰)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

انتہائی مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!